REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDR-23.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۳۹　شمارہ ۴۷

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل
نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۱ رجمادی الاوّل ۱۴۱۱ ہجری　۲۹ نبوت ۱۳۶۹ ہش　۲۹ نومبر ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیریت و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ۔ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں اور خدا تعالیٰ اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔

اے میری عزیز جماعت! یقیناً سمجھو کہ زمانہ اپنے آخر کو پہنچ گیا ہے اور ایک صریح انقلاب نمودار ہو گیا ہے۔ سو اپنی جانوں کو دھوکا مت دو اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو۔ اور ہر ایک بات میں اس سے روشنی حاصل کرو۔ اور حدیثوں کو بھی ردی کی طرح مت پھینکو کہ وہ بڑی کام کی ہیں۔ اور بڑی محنت سے ان کا ذخیرہ تیار ہوا ہے۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی قصہ مخالف ہو تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو تا گمراہی میں نہ پڑو۔ قرآن شریف کو بڑی حفاظت سے خدا تعالیٰ نے تمہارے تک پہنچایا ہے۔ سو تم اس پاک کلام کی قدر کرو۔ اس پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجھو کہ تمام راست روی اور راستبازی اسی پر موقوف ہے۔ کسی شخص کی باتیں لوگوں کے دلوں میں اسی حد تک مؤثر ہوتی ہیں جس حد تک اس شخص کی معرفت اور تقویٰ پر لوگوں کو یقین ہوتا ہے۔

اب دیکھو خدا نے اپنی حجت کو تم پر اس طرح پورا کر دیا ہے کہ میرے دعویٰ پر ہزارہا دلائل قائم کر کے تمہیں یہ موقعہ دیا ہے کہ تا تم غور کرو کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے۔ اور تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۸۹)

ان شاء اللہ تعالیٰ

جلسہ سالانہ قادیان

۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے نے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

حضور انور کا تازہ منظوم کلام اور اس کا پس منظر

حضور فرماتے ہیں :-

"ایک اور رؤیا ہے، جس میں انذار کا پہلو بھی تھا اور ایک خوشخبری کا رنگ بھی رکھتی تھی وہ اگرچہ میں اپنے بعض دوستوں کے سامنے بیان کر چکا ہوں لیکن جماعت کے سامنے غالباً ابھی پیش نہیں کی۔ جب حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کا وصال ہوا ہے، تو جس دن ان کی اطلاع ملی اس سے پہلی رات میں نے یہ رؤیا دیکھی کہ اقبال کی ایک مشہور غزل کے دو اشعار میں پڑھ رہا ہوں۔ اور خاص اس میں درد کی ایک کیفیت ہے۔ اور اقبال کی یہ وہ غزل ہے جو بچپن میں کالج کے زمانے میں مجھے بہت پسند تھی۔ لیکن چونکہ مدت سے پڑھی نہیں، اس لئے خواب میں کوشش کر کے یاد کر کے وہ شعر پڑھتا ہوں۔ اور پھر آخر وہ یاد آجاتے ہیں اور وہ رواں ہو جاتے ہیں۔ اور وہ شعر یہ تھے کہ ؎

تھا جنہیں ذوقِ تماشہ وہ تو رخصت ہو گئے
لے کے اب تُو وعدۂ دیدارِ عام آیا تو کیا
آخرِ شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

تو بہت ہی دردناک اشعار ہیں اور جب آنکھ کھلی تو میرے دل پر بہت ہی اس بات کا گہرا اثر تھا اور غم کی کیفیت تھی کہ معلوم ہوتا ہے کہ سلسلے کے کوئی ایسے بزرگ جن کا خدا کے نزدیک ایک مرتبہ ہے، رخصت ہونے والے ہیں جو انتظار کی راہ دیکھتے دیکھتے میرے جانے سے پہلے پہلے وصال پا جائیں گے۔ دوسرے دن صبح جب ملک سیف الرحمٰن صاحب کے وصال کی اطلاع ملی تو اُس وقت لاہور کے دوست چوہدری حمید نصر اللہ صاحب، اور اُن کے ساتھ ایک دو اور وکلاء بھی تھے یہ ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اُن سے میں نے بیان کی اور میں نے کہا کہ میں نیک فال کے طور پر یعنی اگرچہ لفظ "نیک فال" کا اطلاق پوری طرح تو نہیں ہوتا مگر اِن معنوں میں نیک فال کے طور پر کہ گویا انذار ٹل چکا ہے اور جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اس خواب کے مضمون کو ملک سیف الرحمٰن صاحب کے وصال پر لگا رہا ہوں۔ اگرچہ وہ اس ترجمہ میں ملتے بھی رہے ہیں۔ لیکن ان مرتبے کے انسان تھے، خواب میں جملہ میرے ذہن پر اترا تھا کہ اس مرتبے کا کوئی انسان رخصت ہونے والا ہے یہ ان پر صادق آتا ہے۔ اور دوسرا یہ خیال تھا کہ ملک صاحب کی خواہش تو بہر حال یہی ہوگی کہ میں بھی ربوہ جاؤں اور پھر ربوہ میں واپسی ہو اور اس تقریب میں شمولیت ہو تو اس خیال سے اگر اس پر اطلاق ہو جائے تو کوئی بعید از قیاس نہیں۔ آپ کو میں یہ رؤیا بتاتے ہوئے اس دعا کی تحریک کرتا ہوں کہ اللہ کرے یہ انذار کا پہلو یہیں تک ہی ٹل جائے اور جو دوسرا پہلو ہے واپسی کا، اس کے آثار جلد جلد ظاہر ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ ایسی حالت میں لے کے جائے کہ کم سے کم تکلیف کی خبریں ملیں اب کے بعد خدا کرے یعنی میں تو دعا کے رنگ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بظاہر ہر چیز ناممکن بھی ہو تو دعا کے ذریعے ممکن بھی بن سکتی ہے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اب کے بعد واپسی تک کوئی فوت نہ ہو۔ وفات کا جو سلسلہ ہے وہ تو جاری رہے گا۔ لیکن دعا کرتے وقت یہ کہنے میں کیا حرج ہے کہ کوئی بھی نہ ہو۔ اس لحاظ سے میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ دعا کریں کہ کم سے کم لوگ، اگر فوت ہونا کسی کا مقدر بھی ہے تو کم سے کم لوگ اس عرصے میں وفات پائیں۔ اور کم سے کم لوگوں کے متعلق پھر یہ دردناک مضمون صادق آئے کہ ؎

تھا جنہیں ذوقِ تماشہ وہ تو رخصت ہو گئے
لے کے اب تُو وعدۂ دیدارِ عام آیا تو کیا

(بحوالہ اخبار احمدیہ لندن)

ہم نے تو آپ کو اپنا اپنا، کہہ کر لاکھ بلا بھیجا!

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح کا تازہ منظوم کلام!

جانیں جانیں، ہم روٹھ گئے، اب آکر پیار جتاتے ہیں
جب ہم خوابوں کی باتیں ہیں، جب ہم یادوں کے سائے ہیں
اب کس کو بھیج بلائیں گے، کسے سینے سے لگائیں گے
مر کر بھی کوئی لوٹا ہے، سائے بھی کبھی ہاتھ آتے ہیں
کیا قبروں پر رو رو کر ہی، نیتوں کی پیاس بجھائیں گے
کیا یوں بھی کسی نے روٹھے یار، منا کر بھاگ جگائے ہیں
جو روتے روتے مند گئیں آنکھیں، گھل گھل کر جو چراغ بجھے
اب اُن کی پگھلی یادوں میں، کیا بیٹھے نیر بہاتے ہیں
تجھ صبح کا رستہ تکتے تکتے، اندھیروں میں خواب ہوتے
اب ان کے بعد آپ ان کے لئے، کیا خاک سویرے لائے ہیں
ہم نے تو آپ کو اپنا اپنا، کہہ کر لاکھ بلا بھیجا
پر پھر بھی آپ نہیں آئے، آپ اپنے ہیں کہ پرائے ہیں
اب آپ کی باری ہے تڑپیں، اب آپ ہمیں آوازیں دیں
روتے جاگیں سوتے میں ہنسیں، کہ خواب وطن کے آئے ہیں
ہم جن راہوں پہ وار گئے، وہ آپ کی رخشندہ راہیں تھیں
ظالم نے اپنے ظلم سے آپ، اپنے ہی اُفق دھندلائے ہیں
ہم آ بھی بسے ہیں اپنے خوابوں کی سرمد تعبیروں میں
آپ اب تک فانی دنیا میں، سپنوں سے دل بہلائے ہیں
ہر خوشبو اور ہر رنگ کے لاکھوں پھول کھلے ہیں آنگن میں
پھر چند گلوں کی یادیں کیوں، کانٹوں کی طرح تڑپائے ہیں
ہم سرافراز ہوئے رخصت، ہے آپ سے بھی اُمید بہت
یہ یاد رہے کس باپ کے بیٹے ہیں کس ماں کے جائے ہیں

(یہ نظم جماعتہائے احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء کے موقع پر پڑھی گئی)

مرسلہ:- مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب

(بحوالہ اخبار احمدیہ لندن "خالد" ستمبر ۱۹۹۰ء)

خطبہ جمعۃ المبارک

جرمنی کے ججوں میں یہ بات میں نے خصوصیت سے دیکھی کہ ایک نہیں دو نہیں اس سے زیادہ تعداد میں

مجھ سے جو ملے ہیں انہوں نے ہمیشہ اس بات کا ذکر کیا کہ وہ صرف یہ یقین کرنا چاہتے تھے کہ

پاکستان میں جماعت احمدیہ کو ضمیر کی آزادی ہے کہ نہیں اور انہوں نے مجھے بتایا کہ چونکہ ہم اس بات پر مطمئن ہو چکے ہیں کہ

پاکستان میں کسی احمدی کے لئے ضمیر کی آزادی نہیں رہی اس لئے ہم بڑی فراخدلی کے ساتھ آپ کے پناہ گزینوں سے معاملہ کرتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۴ر تبوک (ستمبر) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء بمقام NUNSPEET ہالینڈ

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر P.S لندن قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

آج ہی مغربی جرمنی سے میں ان کے خدام الاحمدیہ کے اجتماع اور دیگر پروگراموں میں شرکت کے بعد یہاں پہنچا ہوں۔ جیسا کہ میری آواز سے آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ میرا گلا اکثر تو مغربی جرمنی نے استعمال کر لیا ہے۔ جو کچھ تھوڑا سا بچا ہے اس سے میں کوشش کروں گا کہ چند باتیں آپ سے کروں۔

مغربی جرمنی کا اجتماع خدا کے فضل سے ایک بہت ہی بڑا اور عظیم الشان اجتماع تھا۔ یہاں تک کہ ربوہ سے آئے ہوئے بعض مہمانوں نے یہاں تک کہا کہ ربوہ کی یاد تازہ ہو رہی ہے اور یہ کہتے کہتے ان کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وہاں کی جماعت کو خدا کے فضل سے یورپ میں یہ امتیاز حاصل ہو گیا ہے کہ سب سے زیادہ پاکستان کے تربیت یافتہ اور عدم تربیت یافتہ خدام مغربی جرمنی کے حصے میں آئے ہیں اور اس کی ایک بڑی وجہ وہاں کی عدلیہ کا بہت ہی احسان والا رویہ ہے جو جماعت احمدیہ سے وہ برتتی ہے۔ بارہا مجھ سے بھی وہاں کے عدلیہ کے ججوں نے ملاقاتیں کیں اور اس سفر میں بھی ملاقاتیں کیں۔ ان میں جو خصوصی بات میں نے دیکھی وہ یہ تھی کہ صرف عام دنیاوی طریق پر خالصۃً قانون کے تابع وہ فیصلے نہیں کرنا چاہتے بلکہ چونکہ یہ

انسانی حقوق کا معاملہ

ہے اس لئے بڑی گہری نظر سے وہ جماعت احمدیہ کے حالات پر غور کرتے ہیں اور جتنے جج مجھے ملے ہیں ان سب کا یہ حال ہے کہ نہ صرف یہ کہ پاکستان کے حالات پر ذاتی طور پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے عقائد، جماعت احمدیہ کے اختلافات جو دوسروں سے ہیں اور جماعت احمدیہ کی روح کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض تو اس کے نتیجے میں اتنا متاثر ہیں کہ ایک جج نے مجھے بتایا کہ میرے لئے ایک لمبے تجربے کے بعد اب یہ ممکن ہی نہیں رہا کہ میں کسی احمدی کے کیس کا انکار کر دوں۔ کیونکہ میں محض قانونی موشگافیاں نہیں بلکہ حقیقت کی روح بھی دیکھتا ہوں اور اس کے نتیجے میں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی جماعت من حیث الجماعت ایک مظلوم جماعت ہے اور اس کا حق ہے کہ دنیا میں جہاں چاہے جا کے آباد ہو تاکہ اس کو ضمیر کی آزادی نصیب ہو۔ چنانچہ بعض جج تو ضمیر کی آزادی کی حد تک اپنی نظر کو محدود رکھتے ہیں اور زیادہ تر اسی جستجو میں رہتے ہیں کہ کسی طالب پناہ گزین نے عملاً جسمانی تکلیف اٹھائی لیکن جرمنی کے ججوں میں یہ بات میں نے خصوصیت سے دیکھی کہ ایک نہیں دو نہیں اس سے زیادہ تعداد میں مجھ سے جو ملے ہیں انہوں نے ہمیشہ اس بات کا ذکر کیا کہ وہ صرف یہ یقین کرنا چاہتے تھے کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کو ضمیر کی آزادی ہے کہ نہیں۔ اور انہوں نے مجھے بتایا کہ چونکہ ہم اس بات پہ مطمئن ہو چکے ہیں کہ

پاکستان میں کسی احمدی کے لئے ضمیر کی آزادی نہیں رہی

اس لئے ہم بڑی فراخدلی کے ساتھ آپ کے پناہ گزینوں کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے ایک افسوسناک بات کا بھی ذکر کیا جس کا میں آپ سے بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ بعض احمدی جو ایجنٹوں کے پڑھائے لکھائے جھوٹ بول دیتے ہیں اس کا ان کی طبیعت پہ بہت ہی برا اثر دیکھا۔ چنانچہ ایک جج نے مجھ سے کہا کہ آپ کی جماعت سے میں بہت ہی اونچی توقعات رکھتی ہوں (وہ خاتون جج تھیں) اور مجھے اس جماعت سے گہری محبت ہے۔ صرف اس وجہ سے نہیں کہ یہ مظلوم ہے بلکہ اس کے عقائد میں توازن ہے، ان کے اندر بہت سی خوبیاں پائی جاتی ہیں، اخلاص ہے، بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جن کی کوئی قیمت نہیں۔ لیکن جب میں یہ دیکھتی ہوں کہ کوئی احمدی اپنے ایجنٹوں کے پڑھائے ہوئے میں آکر ان کا سکھایا پڑھایا ہوا جھوٹ بولتا ہے تو مجھے اس کی بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ ایسے احمدی کو احمدیت کے لئے تکلیف پہنچانا یہ اس کی بہت بڑی بد شرافتی کا نتیجہ ہے لیکن جتنی تکلیف اسے پہنچی اس سے بہت زیادہ تکلیف مجھے پہنچی۔ چنانچہ میں نے جرمنی کے اجتماع پر بھی جو خطبہ وہاں دیا تھا سب سے زیادہ اس بات کو دیا کہ

احمدی اور جھوٹ کا آپس میں کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔

جس طرح شرک اور توحید کے درمیان ایک بَیر ہے اس طرح ایک سچے موحد اور جھوٹ کے درمیان بَیر ہوا کرتا ہے اور جھوٹ اور توحید اور شرک اور توحید یہ ایک ساتھ پنپ نہیں سکتے۔ اس لئے جو احمدی بھی اپنے ادنیٰ مفاد کی خاطر اپنی روح کو قربان کرتا ہے اور جھوٹ میں ملوث ہو جاتا ہے اتنا ہی بڑا وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والا بنتا ہے، روزمرہ کی مجالس میں گپ شپ کی عادت اور مبالغہ آمیزی کی عادت تو ہمارے ملک میں عام ہے لیکن جب سنجیدہ معاملات میں جھوٹ بولے جائیں تو وہ ایسی باتیں ہیں جو یقیناً خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہیں۔ چنانچہ قسموں کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر تمہیں نہیں پکڑے گا۔ انسانی کمزوریاں ہیں، بعضوں کو عادت پڑی ہوتی ہے یونہی قسمیں کھاتے رہنے کی۔ لیکن جہاں تم نے قسم کو سنجیدگی سے اپنے مفاد کی خاطر استعمال کیا اور جھوٹ بولا تو یقیناً خدا تعالیٰ تمہیں پکڑے گا۔ پس اللہ تعالیٰ بھی معمولی گپ شپ میں اور سنجیدہ جھوٹ میں فرق کرتا ہے اور سنجیدہ جھوٹ دراصل شرک کا ہی دوسرا نام ہے کیونکہ جھوٹ کے ذریعے انسان اپنے آپ کو ایسے خطرے سے بچانا چاہتا ہے جس کے لئے خدا کی پناہ بھی لے سکتا تھا لیکن خدا کی پناہ پر اس کو توکل نہیں ہوتا۔ خدا کی پناہ کے متعلق وہ اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا۔ وہ سمجھتا ہے پتہ نہیں خدا پناہ دے یا نہ دے، میں تو بُری طرح پھنس چکا ہوں اس لئے سر دست خدا سے تعلق توڑ لو۔ کوئی فرق نہیں پڑتا پھر دوبارہ حاضری دے دوں گا۔ اس وقت تو جھوٹ کی پناہ میں آنا چاہیئے۔ یہ وہ گہری نفسیات ہے جو ہمیشہ جھوٹے کو خدا سے تعلق کاٹ کر شیطان سے تعلق قائم کرنے پر مجبور کر دیا کرتی ہے۔ اس وقت وہ سمجھتا بھی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں لیکن خدا جو بہت باریک نظر کے ساتھ ان معاملات کو دیکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ جب میری ضرورت تھی تو میرے بندے نے مجھ پہ توکل نہیں کیا اور شیطان پہ توکل کیا اس لئے جس پہ یہ توکل کرتا ہے، اسی کا ہو جائے اور ایسے بندوں کو پھر خدا تعالیٰ کا پیار نصیب نہیں ہوا کرتا۔ یہی مضمون تھا جو میں نے وہاں بیان کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی زندگی

اور صحابہؓ کی زندگی پر آپ غور کر کے دیکھیں کہ سب سے بڑی سچائی سے اس وقت انہوں نے کام لیا جب سب سے زیادہ خطرہ درپیش ہوا کرتا تھا اور بڑے سے بڑے خطرے کے وقت نہ صرف یہ کہ جھوٹ سے کام نہیں لیا بلکہ سچائی بڑی قوت کے ساتھ دل سے پھوٹی ہے۔ ایک موقعہ پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک غزوے میں شریک تھے اثنائے سفر میں قافلہ آرام کرنے کے لئے مختلف درختوں کی چھاؤں ڈھونڈتا ہوا الگ الگ پھیل گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بھی ایک درخت کی چھاؤں میں تنہا لیٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے۔ اتنے میں ایک دشمن کا وہاں سے گزر ہوا۔ اس نے تلوار سونتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو جگا کر کہا، آپ کا نام لے کر مخاطب کرتے ہوئے کہ اب یہاں اور کوئی نہیں ہے، تیرا کوئی ساتھی بچانے والا نہیں ہے، تو نہتہ ہے اور لیٹا ہوا ہے اور میں یہ تلوار سونت کے تیرے سر پر کھڑا ہوں۔ اب بتا تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بڑے اطمینان سے اسی طرح لیٹے ہوئے فرمایا۔ میرا خدا! اس صداقت میں ایسا رعب تھا، ایسا جلال تھا کہ وہ شخص کانپ گیا اور اس کے ہاتھ سے تلوار زمین پہ جا پڑی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اسی تلوار کو اٹھایا اور فرمایا۔ بتا اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے اس نے ہاتھ جوڑ دیئے اور گڑگڑا کر کہا کہ آپ معاف کریں۔ آپ بہت احسان کرنے والے ہیں۔ مجھ سے غلطی ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ او بدبخت تجھے میرا نمونہ دیکھ کے بھی پتہ نہیں چلا کہ بچانے والا کون ہے۔ وہ ایک ہی ہے جو ہمارا خدا ہے۔ پس

خطروں کی شدت کے وقت انسان کی توحید آزمائی جاتی ہے۔

خطروں کی شدت کے وقت انسان کی توحید آزمائی جاتی ہے اور جھوٹ ایک شرک ہے۔ اس کی پناہ میں آنے والے پھر توحید سے ہمیشہ اپنا تعلق توڑ لیا کرتے ہیں۔ اس لئے توحید نام کی توحید نہیں ہے جو نعروں کے ذریعہ دنیا میں پھیلائی جائے۔ اللہ اکبر کے نعرے لگانے والے جب مشکل میں مبتلا ہوں اور شیطان اکبر کے نعرے لگائیں یعنی عملاً اس کی پناہ میں آجائیں تو ان کے بلند بانگ نعروں کی کیا قیمت باقی رہ جاتی ہے۔ پس چونکہ یہ ایک بہت ہی اہم مسئلہ ہے جسے خوب کھول کھول کر خدام کے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں آج آپ کو بھی اس بات کی یاد دہانی کراتا ہوں کہ جھوٹ سے پرہیز کا عہد کریں اور ہمیشہ کے لئے توبہ کریں۔ اپنے نفس کو ٹٹولتے رہا کریں۔ چھوٹے جھوٹوں سے بھی بچنے کی کوشش کریں کیونکہ جھوٹ کی عادت انسان کو رفتہ رفتہ بڑے جھوٹ بولنے پر بھی آمادہ کر دیا کرتی ہے اور جہاں اپنے مفادات کا واقعات کے مطابق یہ تقاضا دیکھیں کہ جھوٹ بولیں گے تو مفادات حل ہوں گے وہی مقام ہے سچ بولنے کا۔ ایسے کسی مقام پر اگر آپ سچ بولیں گے تو اگر فوری طور پر خدا نے آپ کو پناہ نہ بھی دی تب بھی آپ صدیق کہلائیں گے اور جو سزا آپ کو دنیا کی نظر سے ملے گی وہ سزا خدا کے پیار کو حاصل کرنے کا موجب بن جائیگی اس دن سے آپ کی زندگی کی کایا پلٹ جائیگی۔ آپ کے اندر ایک روحانی انقلاب برپا ہو جائے گا اور ایسا بھی ہوگا اور بسا اوقات ایسا ہوگا کہ جہاں خطروں نے آپ کو چاروں طرف سے گھیرا ہو، آپ کو کوئی اور پناہ نہ ملتی ہو خدا کی خاطر آپ یہ فیصلہ کر لیں کہ جو کچھ بھی ہوگا میں نے جھوٹ کی پناہ نہیں لینی تو اچانک خدا تعالیٰ کی تقدیر خطرات کے گھیروں کو توڑ دیگی اور آپ کے لئے بچ نکل کے باہر جانے کے لئے رستے کشادہ ہو جائیں گے اور یہ اتنی دفعہ بارہا احمدیوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے اور ہوتا ہے کہ یہ کوئی فرضی کہانی نہیں بلکہ امر واقعہ ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں ایک روزمرہ ہونے والا تجربہ ہے

پس اس وجہ سے نہیں کہ آپ کو خدا ضرور بچائے گا اس لئے آپ سچ بولیں۔ اس لئے سچ بولیں کہ خدا سچ پر راضی ہوگا اور پھر بچائے یا نہ بچائے، وہ مالک ہے اس کی مرضی ہے لیکن شرک سے اور شیطان سے پھر آپ کو ضرور بچا لے گا اور آپ کی ساری زندگی کو آئندہ پاک اور صالح بنا دے گا۔ اس لئے اس نیت کے ساتھ سچ پر قائم رہنے کا عہد کریں۔

جہاں تک

جرمنی کی جماعت کا تعلق ہے

جیسا کہ میں نے بیان کیا وہاں کی عدلیہ کا رویہ بہت ہی احسان کا رویہ ہے اور محض قانونی نہیں بلکہ انسانی سطح پر وہ احمدیوں کے معاملات کو دیکھتے ہیں اور بہت گہرا غور کرتے ہیں اور اکثر دل سے مطمئن ہیں کہ جس جماعت کو اپنے ضمیر کی آزادی نہیں اس جماعت کا حق ہے کہ اس وطن سے ہجرت کر جائے۔ یہ دوسرا پہلو میں نے وہاں خدام الاحمدیہ کے سامنے رکھا اور آپ کو پھر مختصراً اس کے متعلق بتانا چاہتا ہوں کہ

اصل ہجرت بدن کی نہیں بلکہ روح کی ہجرت

ہوا کرتی ہے جیسا کہ وہ جج جو مسلمان بھی نہیں وہ بدنوں کے مقابل پر روح کو اہمیت دے رہے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بہت زیادہ شدت کے ساتھ ہر مذہب روح کو اہمیت دیتا ہے اور بدنوں کو ثانوی حیثیت دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہجرت کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ بدن کی ہجرت سے بہت بڑھ کر روح کی ہجرت کا نقشہ کھینچا ہے۔ فرمایا جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی وہ یقیناً اللہ اور اس کے رسول کو پالے گا۔ جس کی ہجرت دنیا کے مقاصد اور مطالب کی طرف ہوگی وہ دنیا کے مقاصد اور مطالب کو ہی پائے گا۔ پس آپ سب [illegible] وہ خواہ نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں، مرد ہوں

یا عورتیں ہوں، جو ہجرت کر کے یہاں تشریف لائے ہیں اُن کو مَیں مختصراً یہ بات یاد کراتا ہوں کہ آنے سے پہلے اگر نیت کچھ اور تھی بھی۔ تب بھی اب اپنی نیتوں کو درست کرلیں اور دنیا سے دین کی طرف ہجرت کریں۔ یہ ہجرت زندگی کے ہر لمحے پر ہو سکتی ہے اور وہ ہر لمحہ زندگی کا ایک موڑ بن جاتا ہے جسمیں انسان دُنیا کی طرف سے رُخ پھیر کر دین کی طرف رُخ اختیار کرلیتا ہے۔ پس دُعا کریں کہ آپ کو بھی زندگی کا کوئی ایسا ہی لمحہ نصیب ہو جو زندگی کا ایسا موڑ بن جائے جسمیں آپ کا رُخ دنیا سے ہٹ کر خدا کی طرف ہو جائے اور اگر یہ ہو جائے تو پھر آپ کی ہجرت دنیاوی لحاظ سے بھی کامیاب ہوگی اور دینی لحاظ سے بھی کامیاب ہوگی اور آپ کو زندگی کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ تو اِس پہلو سے

انصار کو بھی، خدام کو بھی اور لجنات کو بھی

اپنے ممبروں کو اور ممبرات کو یاد دلاتے رہنا چاہیئے کہ ہمیں بالآخر لازماً خدا کی طرف ہجرت کرنا ہے۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو پھر بہرحال ہم خدا ہی کی طرف لوٹیں گے۔

دو ہی صورتیں انسان کی زندگی پر آسکتی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ خدا کی طرف اس طرح لوٹے جس طرح ہنکا کر کسی چیز کو لے جایا جاتا ہے اور ایک اس طرح لوٹے کہ اس کا دل اُچھلتا ہوا اپنے بدن سے آگے بڑھ کر خدا کی طرف بڑھ رہا ہو۔ اس کی رُوح پیش قدمی کرتی چلی جائے اور وہ اس طرح خدا کی طرف لپکے جس طرح ایک بھوکا بلبلاتا ہوا بچہ ماں کے دُودھ کی طرف لپکتا ہے۔ ایسی واپسی حقیقی مومن کی واپسی ہے اور وہ لوگ جو اس دُنیا میں خدا کی طرف ہجرت نہیں کرتے! مرنے کے بعد، قرآن کریم نے ان کا بعینہٖ یہی نقشہ کھینچا ہے کہ فرشتے ان کو ہنکا کر لے کے جائیں گے۔ جس طرح جانوروں اور بھیڑ بکری کے ریوڑوں کو ہنکا کر لے کے جایا جاتا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے نہیں چلتے۔ ان کو علم بھی نہیں ہوتا کہ کہاں جا رہے ہیں۔ ہنکانے والے کُتے بعض دفعہ ان کے لئے رکھے جاتے ہیں جو ان کو چاروں طرف سے ڈرا دھمکا کر ایک سمت چلنے پر مجبور کرتے ہیں۔ بعض دفعہ گھوڑ سوار ساتھ ہوتے ہیں کہ ان کے آگے پیچھے چلتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے مرنے کے بعد اُن لوگوں کو جو مرنے سے پہلے خدا کی طرف نہیں گئے جہنم کی طرف لے جانے کا یہی نقشہ کھینچا ہے اور ایسے فرشتے جو شداد ہیں جو سختی کرنا جانتے ہیں، ان کے سپرد ان لوگوں کو کیا جائے گا۔ دراصل جنت اور جہنم اسی دنیا میں بنتے ہیں۔ جن کی رُوحیں خدا کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اور خدا سے تعلق پیدا کرلیتی ہیں اور اس دنیا میں ہی خدا کی طرف بار بار جھکنے سے ان کو لذت محسوس ہوتی ہے مرنے کے بعد کی زندگی میں یہی ان کی جنت بنے گی کیونکہ مرنے کے بعد خدا اور بندے کی رُوح کے درمیان سے پردے اٹھائے جائیں گے اور جو چیز یہاں حسین دکھائی دے رہی تھی جب وہ پردے کم ہوں گے تو اور زیادہ حسین دکھائی دے گی اور یہی حقیقی جنت ہے جو مومن کی جنت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم اُن لوگوں کو جو اس دُنیا میں خدا سے راضی ہو گئے ہوں اور خدا اُن سے راضی ہو گیا ہو، اُن کو یہی خوشخبری دیتا ہے:

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِي إِلَىٰ
رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ○ فَادْخُلِي فِي
عِبَادِي ○ وَادْخُلِي جَنَّتِي ○

(سورۃ الفجر، آیات ۲۸ تا ۳۱)

کہ اے وہ نفس مطمئنہ! جو خدا سے راضی رہا اور جس سے خدا راضی ہو گیا۔ آج میرے عباد کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

پس حقیقی جنت وہی ہے جس کی بنا اس دُنیا میں ڈالی جاتی ہے اور وہ محبت الٰہی کی جنت ہے۔ قیامت کے بعد کی زندگی میں جو نئی روحانی زندگی ہوگی کیونکہ بندے کی رُوح اور خدا کی رُوح کے درمیان فاصلے نسبت کے لحاظ سے کم دکھائی دیں گے اور خدا کا حُسن زیادہ شان کے ساتھ جلوہ گر ہوگا اس لئے

خُدا کے قُرب کا جلوہ

ہی ان روحوں کے لئے جنت بن جائے گا۔ وہ کس طرح متمثل ہوتی ہے کن شکلوں میں ڈھلتی ہے۔ اس کے کچھ نقشے قرآن کریم نے پیش فرمائے ہیں۔ لیکن وہ تمثیلات ہیں۔ ایسی تمثیلات ہیں جن کو ہمیں سمجھانے کی خاطر پیش کیا گیا ہے ورنہ نہ تو وہ اس قسم کے باغات ہیں جیسے ہم باغات دیکھتے ہیں، نہ ہی وہ واقعۃً اس دُودھ کی نہریں ہیں جیسے ہم دودھ جانتے ہیں، نہ ہی ویسا شہد وہاں بہتا ہوا دکھائی دے گا جیسا شہد ہم اس دُنیا میں دیکھتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ہمیں یہ نہ بتایا جاتا کہ جنت ایک ایسی چیز ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا۔ پس یہ ساری باتیں جو ہم قرآن کریم میں پڑھتے ہیں یا جن کا ذکر سُنتے ہیں ان کو ہماری آنکھ نے اس دُنیا میں دیکھا بھی ہوا ہے اور ہمارے کانوں نے ان کا ذکر سُنا بھی ہے۔ پس یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ ایک طرف تو ہم دیکھ بھی رہے ہوں اور سُن بھی رہے ہوں، دوسری طرف ہمیں یہ بتایا جائے کہ کبھی کسی آنکھ نے اس جنت کو نہیں دیکھا جو جنت خدا نے اپنے بندوں کے لئے محفوظ رکھی ہے اور کبھی کسی کان نے اس جنت کا ذکر نہیں سُنا حالانکہ اس کا ذکر قرآن کریم میں ہم پڑھتے بھی ہیں اور سُنتے بھی ہیں۔ مُراد یہ ہے

وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا

کہ حقیقت میں کچھ ملتی جُلتی سی چیزیں ہیں جو پیش کی جائیں گی۔ لیکن جیسی اس دُنیا میں ہیں ویسی ہرگز نہیں۔ وہ تمثیلات ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔ لیکن ہمیں چونکہ دُنیا میں یہ چیزیں اچھی لگتی ہیں اس لئے یہ بتانے کے لئے کہ بعض چیزیں بہت ہی اچھی ہوں گی ہمارے لئے کچھ نقشے کھینچے گئے ہیں لیکن حقیقت میں جو کچھ پیش کیا گیا "متشابہا" ہے اور اس دنیا میں مومن کو جو لذت ملتی ہے وہ خدا کے قرب سے ملتی ہے۔ پس "متشابہًا" سے مُراد یہی ہے کہ وہ جنت کے پھل، وہ جنت کے باغات خدا کے قُرب کی کچھ شکلیں ہوں گی۔ کیا تجسم اختیار کریں گی ہم نہیں جانتے لیکن وہی ہیں جو زیادہ DEVELOP ہو جائیں گی، زیادہ بڑی شان کے ساتھ ایک ایسی شکل میں ظاہر ہوں گی جن کی طرف روح لپکے گی اور ان سے غیر معمولی لذت حاصل کرے گی پس جہنم بھی اسی قسم کی ایک چیز ہے اور وہ اچھی باتیں جن سے انسان آج اس دنیا میں متنفر ہوتا ہے جب اُن اچھی باتوں کے قریب کیا جائے گا تو اُن سے لذت حاصل کرنے کی بجائے وہ اس کے لئے ایک روحانی عذاب بن جائیں گی۔ چنانچہ اِس دُنیا میں جو سجدہ نہیں کر سکتا قیامت کے دن اس کے لئے سجدہ ہی جہنم ہے۔ جو اِس دنیا میں خدا کا ذکر سُن کر تنافر محسوس کرتا ہے اور اس کی طبیعت بھڑکتی ہے اور وہ دوڑتا ہے کہ مَیں کس مصیبت میں پھنس گیا، اس کی بجائے ایک فلمی گانا ہو یا کوئی اور اس قسم کی دُنیاوی لذت ہو تو اس کو وہ بڑے غور سے سُنتا اور شوق سے قبول کرتا ہے، اس کے لئے وہاں اس کی جنت موجود نہیں ہوگی۔ وہاں کوئی لغو چیز نہیں ہوگی۔ کوئی بیہودہ سرائی نہیں ہوگی اور ایسا شخص بے چارا اس لئے جہنم میں مبتلا ہوگا کہ اس کا ذوق DEVELOP نہیں ہوا، یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ایک کُتے کو جس کو پھل سے کوئی ذوق نہیں ہے اُس کو پھل دے دیا جائے۔ جس کو گند چاہیئے، جس کو چھیچھڑے چاہئیں، جس کو مُردار خوری کی عادت ہو۔ لاشوں کے بدبودار گوشت سے لذت محسوس کرتا ہو۔ اُس کے سامنے اگر اچھے سے اچھا پھل آپ رکھ دیں گے تو اس بیچارے کے لئے جہنم ہی ہوگی۔ چنانچہ

غالب کے متعلق آتا ہے کہ اس کو پھلوں کا بہت شوق تھا۔ آم کا بہت شوق تھا اور غالب کے دوستوں میں سے ایک صاحب ایسے تھے جن کو آم سے نفرت تھی۔ بہت کم دنیا میں ایسے ہوتے ہیں مگر ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ مجلس لگی ہوئی تھی۔ سب آم کھا رہے تھے اور وہ جن کو آم سے نفرت تھی وہ بھی اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک گدھے کا وہاں سے گذر ہوا تو گدھے نے آم کے پھینکے ہوئے چھلکوں اور گٹھلیوں کو سونگھا اور بڑی نفرت سے اپنے ہونٹ چڑھا کر منہ دوسری طرف کر لیا اور بغیر کھائے آگے نکل گیا تو جن کو آم سے نفرت تھی انہوں نے بے ساختہ غالب سے متاثر ہو کر کہا کہ مرزا دیکھو گدھا بھی آم نہیں کھاتا۔ غالب نے جواب دیا۔

ہاں! گدھا آم نہیں کھاتا

تو ایک "بھی" کے ہونے یا نہ ہونے نے دیکھیں کتنا فرق پیدا کر دیا۔ وہ گدھے جو اس دنیا میں خدا کی محبت سے آم نہیں کھاتے اس دنیا میں جب اُن کو آم نصیب ہوں گے تو اُن کے لئے تو جہنم ہی ہوگی۔ اس لئے یہ ذوق کی پرورش کی بات ہے۔ ذوق کی اگر سلیقے سے پرورش کی جائے تو رفتہ رفتہ وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اپنی محبت کا ذوق پیدا کرنے کے لئے زندگی کو اربوں سال کے تربیت کے دور سے گزارا ہے۔ وہ معمولی کیڑے جو ابتدائی حالت سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے بہت سی قسمیں ایسی ہیں جو گندگی سے باہر سانس ہی نہیں لے سکتیں اور وہی ان کی جنت ہے۔ کس طرح خدا تعالیٰ نے رفتہ رفتہ ایک دو سال میں نہیں، ایک دو ہزار سال میں نہیں، ایک دو لاکھ سال میں نہیں، ایک دو کروڑ سال میں بھی نہیں، اربوں سال میں زندگی کو تربیت دے کر اس کو اعلیٰ ذوق کی اس منزل تک پہنچا دیا جسے انسان کی منزل کہا جاتا ہے اور اس کے باوجود جب وہ تربیت پا کر اس قابل ہو گیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت کی لذت حاصل کر سکے، جب وہ اس لائق بن گیا کہ وہ اعلیٰ اور لطیف چیزوں کا ادراک کر سکے اور ان کو سمجھ سکے اور ان کا ادنیٰ سے فرق کرنا سیکھ لے تو اس وقت وہ واپس لوٹا اور دنیا کی طرف منہ مارنے لگ گیا اور پھر گندگی کی طرف جھک گیا۔ ایسے ہی شخص کا ذکر ایک کتّے کی مثال کے ساتھ خدا تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے کہ

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ

کہ اگر ہم چاہتے ہم اس کا رفع ان صفات کے ذریعے کر دیتے جو خدا تعالیٰ نے اس کو عطا فرمائی تھیں۔ وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ لیکن وہ بدبخت زمین کی طرف جھک گیا اور اُن ادنیٰ حالتوں کی طرف لوٹ گیا جن سے نکال کر ایک بہت لمبے عرصے میں خدا نے تربیت کر کے اس کو بلند مقام تک پہنچایا تھا۔ اسی طرح سورۃ تین میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ (سورۃ التین، آیات ۵-۶-۷)

کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم سے پیدا کیا ہے۔ تقویم سے مراد ہے سیدھا اور درست کرنا۔ فرمایا دیکھو ہم نے درستی کرنے کے کتنے لمبے دور سے اور تربیت کے دور سے انسان کو گذار کے اس کو کیسی اعلیٰ حالت تک پہنچا دیا۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ۔ پھر ہم نے اس کو دنیا کی ادنیٰ حالتوں کی طرف لوٹنے دیا۔ کیوں؟ اس لئے نہیں کہ خدا نے زبردستی لوٹا دیا۔ اس لئے کہ وہ نہ ایمان لایا نہ اُس نے اعمال صالحہ کو اختیار کیا۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال کو اختیار کیا وہ مستثنیٰ ہیں وہ کبھی بھی ادنیٰ حالتوں کی طرف واپس نہیں لوٹائے جائیں گے۔

فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ۔ اُن کے لئے ایسی جزاء ہے جو نہ ختم ہونے والی، اُن کی ترقیات بے حساب ہیں اور لامتناہی ہیں۔

پس یہ وہ فلسفہ ہے جو قرآن نے ہمیں زندگی کا فلسفہ سکھایا ہے۔ جتنا لمبا عرصہ ہماری تربیت پر ہمارے ماضی میں گذرا ہے اگر آج ہم اس راہ کو اختیار کر لیں جس پر آئندہ روح کی EVOLUTION کا مدار ہے جس کے ذریعے پھر روح نے آگے ترقی کرنی ہے تو پھر کوئی واپسی نہیں ہے۔ فرمایا: پھر ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جس طرح ارب ہا ارب سال کے دور سے گزار کے تمہیں تربیت دے کر انسان کے مقام تک پہنچایا تھا۔ یہ انسان کا مقام تمہارا پہلا قدم بن جائے گا۔ اور آئندہ اس سے بھی بہت زیادہ ترقیات تمہارے لئے رکھی گئی ہیں۔ ترقی کے ایسے غیر متناہی مقامات ہیں کہ تم ان کا تصور ہی نہیں کر سکتے۔ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ وہ کبھی کاٹے نہیں جائیں گے۔ کبھی کسی مقام پر ختم نہیں ہونگے

پس یہ وہ دعوت ہے جو اسلام نے آپ کو دی ہے، جو قرآن کریم نے بڑے حکیمانہ فلسفے کے ساتھ کھول کھول کر آپ کے سامنے رکھی ہے۔ اس کی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ آپ کے لمبے ماضی کی مثالیں دیکر آپ کو سمجھایا ہے کہ یہ دنیا باطل نہیں ہے۔ انسان کی پیدائش یونہی اتفاقاً نہیں ہوئی بلکہ ایک بہت ہی بلند اور نہ ختم ہونے والے مقصد کی پیروی کے لئے انسان کو بنایا گیا ہے۔ پس جیسا اس کا ماضی ہے جس میں رفتہ رفتہ ترقی دکھائی دیتی ہے، ایسا ہی اس کا مستقبل بھی ہو سکتا ہے مگر شرط یہی ہے کہ ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ اختیار کرے۔ پس اس پہلو سے مؤمن کی زندگی لامتناہی زندگی بن جاتی ہے مگر اس دنیا میں اسے خدا کی طرف لوٹنا ہوگا۔ اگر اس دنیا میں خدا کی طرف نہیں لوٹے گا تو اس کا متبادل یہ ہے کہ وہ اپنے ماضی کی طرف لوٹ جائے گا۔

اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ کا مطلب یہ ہے کہ بد سے بدتر اور بدتر سے بدترین ہوتا چلا جائے گا یعنی وہ واپس حیوانی خصلتوں کی طرف لوٹ جائے گا۔ قرآن کریم کے اس بیان کی صداقت ہمیں ان انسانوں کی زندگی میں ملتی ہے جو لذت حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی گندگی پر منہ مارتے ہیں اور جب ان کو عام اُن باتوں میں لذت نہیں ملتی جو خدا نے صحت مند لذتیں انسان کے لئے پیدا کی ہیں تو پھر وہ گندگی کو کھودتے کھودتے اور زیادہ غلاظت کی تہہ تک اُترنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جو DRUG کے ذریعے ایک قسم کی روحانی لذت حاصل کرنے کا جنون ہے یہ دراصل اسی کوشش کا دوسرا نام ہے۔ اور اس کے علاوہ جنسیات میں جس حد تک انسان اس وقت ارذل ہو چکا ہے اور اسفل سافلین کی طرف لوٹ چکا ہے، اس کا سارا مغربی معاشرہ گواہ ہے لیکن ماضی کی طرف یہ لوٹنا اور حیوانی صفات اختیار کر کے لذت حاصل کرنے کی کوشش کرنا انسان کے کسی کام نہیں آسکتا۔ وہ دن بدن پاگل ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ لذتیں معنی کھو دیتی ہیں ان کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ اس کو کچھ سمجھ نہیں آتی کہ میں کیا کروں۔ اس پاگل پن میں پھر بہیمانہ تحریکات چلتی ہیں۔ کئی قسم کے جنون پیدا ہوتے ہیں۔ کئی قسم کی CULTS نکلتی ہیں۔ کہیں جمٹے بجا بجا کر اپنی روح کی تسکین کے سامان کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہیں بال بڑھا کر، کہیں بال منڈھا کر، کہیں ایک دوسرے پر ظلم کر کے، کہیں جتھے بنا کر جرم کرنے کے نتیجہ میں لذت حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ سارے وہی نقوش ہیں جن کے متعلق قرآن کریم نے نشاندہی کی تھی کہ ان نقوش پر چلتے ہوئے تم اُلٹے پاؤں واپس ادنیٰ حالتوں کی طرف لوٹ جاؤ گے سوائے اس کے کہ تم ایمان لے آؤ اور اعلیٰ بہترین عمل اختیار کرو۔ اس صورت میں تمہارے لئے ترقی کا ایک لامتناہی سلسلہ کھلا ہوا ہے۔

پس

خدام کو اور لجنات کو اور انصار کو

یہ سبق اپنے ہر ممبر کو پڑھانے چاہئیں۔ یہ جو معاشرہ ہے، مغرب کا معاشرہ جس میں آج احمدی دم لے رہے ہیں۔ یہ اسفل سافلین کا معاشرہ ہے۔ ہر طرف سے آپ کو آوازیں پڑیں گی کہ آؤ اور دنیا کی لذتوں میں ہمارا ساتھ دو اور ہمارے

ساتھ مل کر ایسی کے وہ سفر اختیار کر تے جن کے نتیجے میں حیوانی اور بہیمانہ لذتیں حاصل کر رہے ہیں۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کی آواز ہے کہ یہ تمہاری تنزل اور ذلتوں کے راستے ہیں۔ پھر خدا کی طرف تمہارا رجوع نہیں ہو سکے گا سوائے اس کے کہ فرشتے ہانک کر تمہیں لے کے جائیں لیکن لذتوں کی طرف نہیں پھر جہنموں کی طرف تم ہانکے جاؤ گے۔ اس لئے اس مقام سے واپس نہ لوٹو آگے بڑھو اور جن مقاصد کی خاطر تمہیں حیرت انگیز طور پر روحانی ترقی دی گئی ہے، شعور دیا گیا ہے، غیر معمولی طور پر لطافتوں کے ادراک کی طاقتیں عطا کی گئی ہیں۔ لطافتوں کو سمجھنے کی طاقتیں عطا کی گئی ہیں۔ ان پر غور کرو۔ اُن سے سب سیکھو اور آگے بڑھو اور اپنے خدا کی طرف حرکت کرو اور خدا کی طرف سفر اختیار کرو۔ یہ سفر اس دنیا میں ہونا ضروری ہے ورنہ پھر اس دنیا میں جاکر یہ سفر اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ وہ بات ہے جو قرآن کریم بار بار آپ کو سمجھاتا ہے یہ بات ہے جو آپ کو خصوصیت سے اپنی نئی نسلوں کو سمجھانی چاہیئے کیونکہ جب تک ایک مضبوط فلسفہ ان کی حفاظت نہیں کرے گا وہ دنیا کی ظاہری اور سرسری لذات میں کھوئے جائیں گے۔ کوئی تنظیم اپنے کسی ممبر کے ساتھ ہمیشہ جڑ کر نہیں رہ سکتی۔

زندگی کے بہت ہی ایسے مواقع ہیں جن میں انسان تنہا سفر کرتا ہے

اور تنظیم کی نظر وہاں تک نہیں پہنچتی۔ تنظیم کی پابندیاں اس کو کسی خاص حالت پر مقید نہیں رکھ سکتی۔ ایسے رستوں میں جو معاشرے کے غالب اثرات ہیں وہ یقیناً اس کو اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں، سوائے اس کے کہ اس کا دل اور اس کا دماغ دونوں مطمئن ہوں کہ یہ معاشرہ گندا اور ظالم ہے اور اس کے لئے نقصان دہ ہے اور پوری طرح مطمئن ہوں کہ جو راہ اس نے اختیار کی ہے اس کے پیچھے ایک گہرا فلسفہ ہے۔ ایک بہت بڑی حکمت ہے۔ یہ باتیں سمجھنے کے بعد پھر وہ ان کے خطرات سے باہر آ سکتا ہے بشرطیکہ دعا کا بھی عادی ہو۔ بشرطیکہ وہ قدم قدم پر خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے والا ہو اور اسی پر توکل کرنے والا ہو۔

پس جہاں آپ جھوٹ سے توبہ کر کے خدا کی پناہ میں آئیں گے، وہاں اس سفر میں جو یہ دوسرا سفر ہے خدا آپ کا یقیناً ساتھ دے گا۔ اور غیر معمولی طاقت عطا کرے گا۔ ہر خطرے سے آپ کو بچائے گا اور اس رستے پر ڈال دے گا جو غیر ممنون ہے۔ جو کبھی ختم نہ ہونے والا ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس توفیق کے بغیر ہم اس دنیا کے حالات بدل نہیں سکتے۔ پس دنیا میں اس وقت یہاں موجود ہیں۔ اس دنیا کو آج دلائل سے بڑھ کر خدا والوں کی ضرورت ہے۔ لوگ بار بار مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہم تبلیغ کیسے کریں؟ ہم تبلیغ کرتے تو ہیں مگر اثر نہیں دکھاتی۔ تبلیغ وہی اثر دکھاتی ہے جو خدا والے کی تبلیغ ہو جو ان تجارب سے گزرا ہوا ہو۔ جانتا ہو کہ ایک خدا ہے، وہ جانتا ہو کہ وہ خدا اس کے ساتھ ہے۔ بارہا اس کے پیار اور قرب کے جلوے دیکھ چکا ہو۔ اس کی بات میں وزن ہوتا ہے۔ اس کی بات کو قوت عطا کی جاتی ہے اس کی بات میں گہرا اثر رکھا جاتا ہے۔ پس یہ دو باتیں جو میں نے آپ کو بتائی ہیں ان پر آپ قائم ہو جائیں، اور پھر تبلیغ کریں، اور درد دل سے تبلیغ کریں۔ اچھے دوستوں کو تلاش کریں اور ان کے ساتھ تعلقات بڑھائیں کیونکہ تبلیغ کا ایک اور بھی بہت اہم گر ہے جسے آپ کو لازماً سیکھنا چاہیئے کہ تبلیغ رستہ چلتے بیج کا چھٹا دینے کا نام نہیں ہے بلکہ بڑی گہری حکمت کے ساتھ ایسی کاشت کا نام تبلیغ ہے جس کی انسان پھر مسلسل حفاظت کرتا ہے جو اس کے اپنے دائرہ اختیار میں ہوتی ہے ورنہ

بیج پھیلانا تو کوئی تبلیغ نہیں ہے

آپ دنیا میں زرخیز سے زرخیز علاقے میں بیج پھیلاتے چلے جائیں۔ پیچھے پیچھے پرندے اس بیج کو چگتے چلے جائیں گے۔ جانور اس کو آکر ضائع کرتے چلے جائیں گے۔ کبھی پانی کا فقدان ہوگا۔ کبھی کسی اور چیز کا نقصان ہوگا۔ اور جو بیج آپ پھیلائیں گے وہ پیچھے سے ضائع ہوتا چلا جائے گا لیکن وہ بیج کام کا بیج ہوا کرتا ہے جیسے ایک انسان اپنے کھیت میں اگاتا ہے جو اس کے قبضے میں ہوتا ہے۔ اسکی حفاظت کرتا جاتا ہے، اس کی پرورش کرتا ہے۔ اس کے ساتھ مانوس

ہو جاتا ہے۔ اس کو اپنے ساتھ مانوس کرتا ہے اور یہی وہ تبلیغ ہے جو پھل دیتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے جب خدا تعالیٰ سے یہ عرض کی کہ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ۔ اے خدا! تو مجھے اس بات پر مامور تو کر چکا ہے کہ میں مُردوں کو زندہ کروں۔ اب تُو نے ہی زندہ کرنا ہے۔ کَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ۔ تو بتا تو سہی کہ مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے جو مثال دی اس میں نکتے کی جو بہت اہم بات بیان فرمائی گئی وہ یہ تھی کہ پرندوں کو لو۔ چار پرندوں کو پکڑو۔ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ۔ بعض مفسرین بیچارے اب تک یہی سمجھتے ہیں کہ "صُرْ" کا مطلب ہے قیمہ کردو اور قیمہ کر کے چاروں طرف پہاڑیوں پر پھینک دو حالانکہ "صُرْ" کا مطلب ہے: مانوس کرلو۔ اگر قیمہ کرنا ہو تو "اِلَيْكَ" کا کیا مطلب؟ "اپنی طرف قیمہ کرلو" کیا مطلب؟ مانوس بنانا ہو تو اس کے ساتھ "اِلَيْكَ" کا صلہ لگتا ہے کہ ہاں اپنی طرف مانوس کرلو

اپنے ساتھ مانوس کرلو

تو اس لئے اس کے سوا کوئی معنی ہو ہی نہیں سکتے۔ فرمایا کہ دیکھو! جب تم پرندوں کو اپنے ساتھ مانوس کر لیتے ہو تو تمہاری آواز کا جواب دیتے ہیں۔ ان کو مختلف سمتوں میں پہاڑیوں پر چھوڑ بھی آؤ تب بھی وہ تمہاری آواز پر اڑتے ہوئے تمہارے قدموں میں پہنچ جائیں گے۔ اسی طرح انسانی روحوں کی تشخیص ضروری ہوا کرتی ہے ورنہ تبلیغ کامیاب نہیں ہو سکتی، ورنہ مُردے زندہ نہیں ہو سکتے۔ یہ دنیا جو مادہ پرست ہو چکی ہے اس کی مثال مُردوں کی سی ہے اور یہ وہ مُردے ہیں جن کو زندہ کرنا آپ کا کام ہے اور زندہ کرنے کی ترکیب خدا تعالیٰ نے سکھا دی ہے۔ بجائے اس کے کہ بازاروں میں پھر کے صرف لٹریچر تقسیم کر دیا یا اسٹال لگا کے گھر آگئے کہ جی! ہم نے بڑی تبلیغ کر دی۔ یا ویسے ہی بے ترتیب بغیر کسی سلیقے کے، بغیر کسی پروگرام کے بحثیں چھیڑ دیں اس کا نام تبلیغ نہیں ہے۔ "صُرْهُنَّ" کے بغیر تبلیغ کامیاب نہیں ہو سکتی۔

پس آپ کو، ہر داعی الی اللہ کو لازماً اپنے ایسے دوست بنانے ہوں گے جن کے ساتھ اس کو مسلسل پیار کرنا ہوگا۔ بہت محبت کا سلوک کرنا ہوگا۔ اس کی خدمت کرنی ہوگی۔ ایسے دوست کو اپنے قریب کرنا ہوگا یہاں تک کہ وہ آپکی دنیاوی آواز پر لبیک کہنے کا اہل ہو جائے۔ ایسا شخص آپ کی روحانی آواز کا بھی جواب دیگا۔ یہ نکتہ ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ پس

اچھے شریف لوگوں سے دوستیاں کریں

اور امر واقعہ یہ ہے کہ دوستیاں ہم مزاج سے ہی ہوا کرتی ہیں۔ اس سے ایک اور بات یہ سمجھ آگئی کہ جن کے مزاج مختلف ہیں اُن پر آپ کیوں وقت ضائع کرتے ہیں۔ جن کے مزاج ہی اور طرح کے ہیں اُن کے ساتھ سر ٹکرانا اور فضول بحثیں کرنا اپنے وقت کا ضیاع ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ارشاد کے مطابق ان کے ساتھ سر ٹکرانا ایسا ہی ہے جیسے سؤر کے سامنے موتی پھینک دیئے جائیں۔ سؤر کو موتیوں کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔ پس "صُرْهُنَّ اِلَيْكَ" سے یہ مضمون بھی سمجھ آگیا کہ ہم مزاج لوگ تلاش کرو۔ ایسے جو تمہارے مزاج سے ملتے جلتے ہیں۔ ان سے پیار بڑھاؤ۔ ان سے تعلقات قائم کرو۔ ان سے دوستیاں لگاؤ اور ان کو قریب کرتے ہوئے پھر ان کو زندگی کا پیغام دو۔ اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ زندہ کرنے والا میں ہوں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو میں زندہ کروں گا۔ پس اس نکتے کو آزمانا چاہیئے۔ اس نسخے کو پھیلانا چاہیئے اور یہ نسخہ خدا والوں کا نسخہ ہے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام خدا والے تھے۔ اس لئے ان کے ہاتھ پر یہ نسخہ کارگر ثابت ہوا۔ ایک ایسا شخص جو خود خدا سے تعلق نہیں رکھتا اسکی مثال ایسے ہی ہے جیسے ایک پرندہ جس نے خدا کے ساتھ اُنس اختیار نہیں کیا۔ وہ پرندہ جو خدا کی آواز کا جواب نہیں دیتا وہ کیسے توقع رکھ سکتا ہے کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور لوگ اس کی آواز کا جواب دیں۔ پس پہلے آپ وہ پرندہ بنیں جو خدا سے زندگی حاصل کرے۔ پہلے آپ وہ پرندہ بنیں جو خدا کی ذات سے مانوس ہو جائے اور اسکی آواز پر لبیک کہنا سیکھیں۔

(باقی صفحہ ۱۲ کالم نمبر ۱ پر دیکھیں)

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے زیر اہتمام

تیسرے یورپین سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

رپورٹ مرتبہ مکرم بشیر الدین احمد صاحب سامی لندن

مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳ ستمبر ۱۹۹۰ء اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں مجلس انصار اللہ کا تیسرا یورپین سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس کے جملہ انتظامات مجلس انصار اللہ برطانیہ نے سرانجام دیئے۔ اس اجتماع میں برطانیہ کی ۳۹ مجالس کے ۴۵۳ ممبران کے علاوہ مجالس سویڈن۔ ناروے۔ ڈنمارک اور جرمنی کے انصار نے بھی شرکت کی۔

جمعہ کے روز شام سات بجے انصار اسلام آباد میں جمع ہوئے۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مجلس سوال وجواب کے لئے ایک پینل ترتیب دیا گیا جس میں مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد۔ مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل۔ مکرم مولانا ہادی علی صاحب چوہدری اور مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما شامل تھے۔ حاضرین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق سوالات کئے اور پینل کے ممبران نے ان سوالات کے سیر حاصل جوابات دیئے۔ یہ دلچسپ مجلس رات گیارہ بجے تک جاری رہی۔

ہفتہ اور اتوار کا پروگرام نماز تہجد۔ نماز فجر درس قرآن کریم۔ درس حدیث اور درس ملفوظات سے ہوا۔ مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے صبح ۹ بجے اجتماع کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ مکرم محمد اسلم صاحب جاوید صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ بعد ازاں تمام انصار مختلف علمی، ورزشی مقابلہ جات میں مشغول ہو گئے۔ اس دوران اطفال الاحمدیہ بھی اپنے مقابلہ جات میں حصہ لیتے رہے۔ بعد دوپہر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی زیر صدارت ایک تقریبی مجلس قائم ہوئی جس میں انصار بھائیوں نے اپنے تبلیغی تجربات پر مشتمل ایمان افروز واقعات سنائے۔ بعد ازاں مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر دلنشین تقریر کی۔

تیسرا اجلاس مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مکرم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کی۔

شام چھ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقام اجتماع پر تشریف لائے۔ اور مجلس عرفان میں مختلف دینی اور علمی سوالات کے جوابات دیئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ ظرافت نے اس مجلس کو دیر تک کشت زعفران بنائے رکھا۔ نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد تمام انصار نے حضور انور کے ساتھ کھانے میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اتوار کو انصار کا ۱۳ میل پیدل چلنے کا پروگرام ترتیب دیا گیا صبح آٹھ بجے ۱۵۰ انصار اس پیدل سفر پر روانہ ہوئے اور ۱۲ بجے تک بخیریت واپس ہوئے۔ حضور انور نے پیدل چلتے ہوئے انصار کو خود جاکر دیکھا۔ تصاویر اتاریں اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس "میراتھن واک" کا انتظام مکرم محمد ناظم صاحب غوری اور مکرم شمیم احمد خان صاحب نے کیا۔

بعد نماز ظہر اجتماع کے اختتامی اجلاس کا پروگرام شروع ہوا جس میں تلاوت ونظم اور رپورٹ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مقابلہ جات میں جیتنے والے انصار اور اطفال کو انعامات عطا کئے۔ اور اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور نے فرمایا۔ الحمدللہ مجلس انصار اللہ کا تیسرا یورپین اجتماع ہر لحاظ سے کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ پروگرام علمی اور ورزشی لحاظ سے بہت عمدہ رہا، اسی طرح "میراتھن واک" کا پروگرام بھی کامیابی سے منعقد ہوا۔ اجتماع کی فضاء بہت اچھی رہی۔ حاضری کا معیار بھی صحت مندانہ تھا اس میں کوئی شک نہیں کہ کارکردگی انچ بہ انچ آگے بڑھی ہے۔ لیکن اس لحاظ سے حوصلہ افزاء ہے کہ قدم آگے کی طرف جا رہا ہے۔ اعداد وشمار کے لحاظ سے امسال خدا کے فضل سے برطانیہ کی ۳۹ مجالس کے ۴۵۳ ممبران شریک ہوئے۔ جبکہ گذشتہ سال ۳۴ مجالس کے ۳۲۵ انصار شامل ہوئے تھے اعداد وشمار کی جو ترقی کم نظر آتی ہے اسکی اتنی اہمیت نہیں جتنی پروگرام کی "کوالیٹی" کی ہے جو انصار اس اجتماع میں شریک ہو کر واپس جائیں گے اور اس کی "کوالیٹی" کا ذکر کریں گے۔ تو وہ انصار جو اس میں شریک نہیں ہو سکے وہ آئندہ انشاء اللہ ایسے اجتماعات میں شوق اور جذبہ سے شرکت کریں گے

حضور انور نے فرمایا کہ جذبہ خدمت سے عاری اکثریت کی نسبت کم تعداد جو خدمت کا جذبہ رکھتی ہو۔ وہ بہت اہم تبدیلی لا سکتی ہے حضور انور نے اس سلسلہ میں غزوہ بدر کا ذکر فرمایا جس میں قلیل التعداد جو جان نثاری پر تیار تھی، کثیر دشمن پر غالب آگئی۔

حضور نے نصیحت فرمائی کہ ایسی صحت مند سوسائٹی پیدا کریں جو احمدیت کی سوسائٹی ہو جس میں نئی نسلیں صحت جسمانی کے لحاظ سے اور علمی لحاظ سے ساتھ کے ساتھ ترقی کرتی چلی جائیں اگر یہ مقاصد ہم حاصل کرلیں تو تعداد چاہے کم ہی ہو ہم اللہ کے اذن سے غالب نظر آئیں گے مگر یہ تب ہی ممکن ہے کہ ہم اپنے کام میں خوبی اور کمال پیدا کریں۔ اور جذبہ خدمت سے معمور ہوں۔ پھر انشاء اللہ قانون قدرت کے مطابق تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اور تدریجی ترقی جاری رہے گی یہ ہماری منزل ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے حاصل کرنا ہے۔

حضور انور نے آخر میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اجتماع کی برکات سے نوازے نیک باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین اس طرح حضور کے ایمان افروز اور ولولہ انگیز اختتامی خطاب کے ساتھ انصار اللہ کا تیسرا یورپین اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سب منتظمین کو ان کی محنت کی جزائے خیر عطا کرے آمین۔

بقیہ خطبہ جمعہ

پھر آپ لوگوں کو اپنے ساتھ مانوس کریں۔ پھر دیکھیں آپ کی آواز میں خدائی طاقت پیدا ہو جائیگی۔ دنیا کی ان روحوں کی مجال نہیں ہو گی کہ ان کا انکار کر سکیں اور ان کے سامنے انکار کر سکیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ نسخہ سکھایا ہے کہ اس طرح خدا مردے زندہ کیا کرتا ہے۔ پہلے تم زندہ ہو اور پھر اسی مثال کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے خدا کے دوسرے بندوں کو زندہ کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور تبلیغ کے صحیح طریق بھی سکھائے اور پھر خود اپنے فضل سے ان کو پھل لگا دے۔ ایک دفعہ اگر مومن کی تبلیغ کو پھل لگنے شروع ہو جائیں تو پھر ایسے درخت بے ثمر نہیں رہا کرتے کہ ہر موسم میں یہ پھل دیتے ہیں بلکہ وہ درخت جو خدا سے زیادہ گہرا تعلق قائم کر لیتے ہیں ان کے متعلق تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ پھر موسم ہو یا نہ ہو ہر حال میں ہمیشہ یہ درخت پھل دیتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسا ہی ہمیشہ پھل دینے والا باثمر درخت بنا دے۔

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۰ء

غیر ملکی مہمانان کرام کی شرکت

الحمدللہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل حکومت ہند نے حسب سابق امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۰ء میں ہمارے غیر ملکی مہمانان کرام کی شمولیت کی اجازت دے دی ہے۔ اس تعلق میں اجازت کی چٹھی کی فوٹو سٹیٹ اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کے دعوت نامے سپانسر شپ ہمارے بیرونی ممالک کے مشنری انچارج صاحب / امیر صاحب کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ لہٰذا خواہشمند احباب یہ سپانسر شپ حاصل کر کے قادیان کا ویزا حاصل کر سکتے ہیں۔ پاکستانی احمدی احباب نظارت خدمت درویشان ربوہ سے رجوع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اس الٰہی سفر میں آپ کا حافظ وناصر ہو آمین۔

ناظر امور عامہ قادیان

جماعت احمدیہ کرناٹک کا پہلا شہید

از مکرم ثاقب احمد احمدی ناگنڈ دیودرگی

میرے والد محترم شہید کا نام نامی محمد مبشر احمد صاحب ناگنڈ وطن دیودرگ ضلع رائچور (کرناٹک) جنوبی ہند ہے سرکاری کاغذات میں میرے والد مرحوم کی تاریخ پیدائش یہ ہے ۶ ر اکتوبر ۱۹۳۰ء اور پیدائشی احمدی تھے میرے دادا جان محترم شیخ میراں صاحب مرحوم ناگنڈ متوطن دیودرگ ضلع رائچور ہے۔

ہمارے خاندان کے بزرگ اور میری والدہ محترمہ فرماتے ہیں کہ دیودرگ میں سب سے پہلے احمدیت محترم ڈاکٹر ظہور اللہ صاحب آف حیدر آباد سکندر آباد سرکاری ہسپتال دیودرگ میں بطور میڈیکل آفیسر کام کرتے تھے۔ ان کی تبلیغ سے دیودرگ میں احمدیت کا پودا لگا۔ ان خوش نصیب انسانوں میں سے میرے دادا محترم بھی آغوش احمدیت میں آئے تا دم آخر احمدیت پر قائم رہے۔ محترم دادا جان مرحوم کے ۴ لڑکے اور ۳ لڑکیاں ہیں جن کے نام یہ ہیں :۔

۱۔ محمد عبدالکریم صاحب ناگنڈ دیودرگی

۲۔ محمد عبدالرحیم صاحب دیودرگی "

۳۔ محمد عبداللہ حلیم صاحب "

۴۔ محمد مبشر احمد صاحب شہید میرے والد صاحب سب میں چھوٹے تھے۔

بڑی لڑکی کا نام فاطمہ۔ دوسری لڑکی کا نام حاجرہ بیگم تیسری لڑکی کا نام نور جہاں بیگم۔ محمد مبشر احمد صاحب شہید میرے والد مرحوم سب سے چھوٹے تھے اور بقیہ لڑکے احمدیت کے دیوانوں کے نام سے آج بھی موسوم ہیں آپ چاروں بھائی میرے والد مرحوم سمیت وفات پا گئے ہیں البتہ تین پھوپھیوں میں سے دو باحیات ہیں۔ اور میری دادی محترمہ چاند بی صاحبہ عمر کے آخری سالوں میں سے ہیں اندازاً آپ کی عمر ۸۶ تا ۸۷ سال سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے آمین۔

میرے والد محترم کا وصف اعلیٰ یہ تھا کہ وہ بچپن سے کم سخن و خوش مزاج اور جانثار احمدی تھے اور ہمیشہ احمدیہ سوسائٹی میں خود بھی رہتے اور سب کو رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔ بہ سلسلہ ملازمت محکمہ برقی میں برقی کے بعد جونیئر انجینئر کے عہدہ تک پہنچے اور پھر ریٹائرڈ ہوئے۔ دوران ملازمت ریاست کرناٹک کے کئی مقامات پر ان کا تبادلہ عمل میں آیا۔ وہ جہاں بھی رہے فدائی احمدیت ثابت ہوئے میری والدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تیماپور فرماتی ہیں۔ ہمارا زیادہ عرصہ ضلع بلھاری میں گزرا جو پانچ یا چھ سال سے کم نہ تھا محترم محمد یوسف صاحب زبیر دی بھکنو جو ۳۱۳ درویشوں میں سے ہیں۔ آپ کا قیام بھی ایک عرصہ دراز تک ہمارے ہاں رہا۔ محترم مولوی صاحب کی قیادت میں میرے والد محترم تبلیغ کا کام بہت موثر انداز میں چلاتے رہے۔ یہاں تک کہ احمدیت کا پودا ضلع بلھاری میں لگا اور آج یہ پھلتے پھولتے ایک اچھی خوش نما جماعت بن گئی ہے۔ ہم نے محترم والد صاحب مرحوم سے اکثر یہ کہتے سنا کہ احمدیت کی تبلیغ کے مواقع دوران ملازمت یوں ملتے رہتے ہیں کہ بوجہ ملازمت اہم وقت ملازمت میں گزر جاتا ہے اور باقی بچا ہوا وقت تبلیغ میں صرف ہوتا ہے یہ کسی کام کا نہیں جب ہم ریٹائر ہو جائیں گے تبلیغ کے لئے پورا وقت دیں گے۔

ان کی دلی خواہش تھی کہ ان کا ٹرانسفر کسی ایسی جگہ ہو جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے لہذا بعد کوشش کے وہ یادگیر آئے اور یہاں جماعت احمدیہ یادگیر سے منسلک رہے۔ اور نظام جماعت کی پوری پابندی کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے تھے اور اس سے غافل نہیں تھے۔ دوران ملازمت آپ نے کئی تبلیغی دورے بھی کئے اور جماعت احمدیہ یادگیر کے وفد کے ساتھ بھی تبلیغی دوروں میں حصہ لیا کرتے تھے۔ محترم سیٹھ عبدالصمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جنہیں تبلیغ کا ایک جنون سا ہو گیا ہے۔ والد محترم آپ کی قیادت میں تبلیغی وفد کے ساتھ دورے کرنے میں ایک فخر سا محسوس کرتے تھے۔ چار یا پانچ سال مستقر یادگیر میں رہنے کے بعد ترقی پر موضع کرشنا کال جو یادگیر کے قریب ہی ہے تبادلہ ہوا اور پھر وہیں سے ریٹائر ہوئے۔ اور بعد ازاں اپنا مسکن تیماپور بنایا۔ چونکہ میرے نانا مرحوم محترم احمد سعیدی وکیل زندگی کے آخری لمحات میں سے گزر رہے تھے ان کی خدمت اور عیادت کرنا ضروری تھا لہذا گہری سوچ و فکر کے بعد یہیں منتقل ہو گئے۔

اور پھر بعد سکونت تیماپور احباب جماعت احمدیہ تیماپور نے انہیں صد سالہ جشن تشکر کمیٹی کا صدر منتخب کیا اور وہ اس کام میں ایسے محو ہو گئے کہ رات اور دن اسی کام میں مصروف رہے اور خاکساری میں تو بس انتہا ہی کر دی۔ ہر چھوٹے اور بڑے نوجوانوں اور یہاں تک کہ بچوں سے بھی اس طرح ملتے تھے کہ سوال کرنے والا انہیں دیکھ کر بغیر کسی جنبش زبان کے ان سے جواب پاتا تھا۔ ازاں بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر نے مرکز کی ایماء پر انہیں نئی جماعت ہائے احمدیہ گوبال و اقابور تعلقہ شورا پور کا نائب صدر نامزد فرمایا تھا۔ جوں ہی اس کی اطلاع محترم والد صاحب کو پہنچی ان سے یہی کہتے سنا کہ مجھ میں کچھ بھی اہلیت نہیں مگر مجھے اتنا بڑا عہدہ اور اعزاز کیوں؟ کیا میں جماعت کی نگرانی کر سکوں گا۔ اگر کچھ لغزش ہو گی تو میں اپنے خدا کو کیا جواب دوں گا۔ یہ ان کا ایمان اور احمدیت پر یقین تھا۔ اسی وجہ سے وہ شہید ہو گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

شہادت سے کچھ عرصہ پہلے دیا محترم نے محترم عنایت الرحمٰن صاحب تیماپور اور محترم مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ جو رشتہ میں میرے ماما ہوتے ہیں۔ جنہیں مرکز سے سزا ہو چکی تھی بڑی کوشش کی اور ان دونوں سے معافی نامہ بھجوایا اور خلیفہ سے معافی کروائی۔ اور اسی طرح جماعت احمدیہ کو متحد رہنے کی اکثر تلقین کیا کرتے تھے۔ اور احباب جماعت سے بے حد ہمدردی اور دلی تڑپ رکھتے تھے جب بھی کوئی احمدی غیر ممالک سے وارد ہوتا تو سب سے پہلے مہمان نوازی کا شرف حاصل کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے تھے۔ اور سلسلہ کے بزرگان و مبلغین کرام سے تو خاص محبت و بے انتہا خلوص رکھتے۔ اور مہمان نوازی کر کے ایسا محسوس کرتے تھے کہ وہ کروڑوں کی دولت کمانے جا رہے ہیں اور اس دن خوب ہشاش بشاش رہتے تھے۔

صد سالہ جشن تشکر کی تقریب کے پیشوایان مذاہب کے اجلاس میں محترم والد صاحب مرحوم نے ایک ایسی برجستہ تقریر بیان فرمائی جو سوانح کرشن پر مبنی تھی یہ مدلل تقریر جو احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پر مبنی تھی جو تقریباً ۱۲ ہزار ہندو بھائیوں کے مجمع میں کی گئی جس سے جماعت احمدیہ کے تعلق سے محبت کا سرچشمہ ان کے دلوں میں پھوٹ پڑا۔ آپ کی اس تقریر پر ایک جوش و ولولہ پیدا ہوا۔ جو آپ کے دل کی عکاسی کر رہا تھا۔ اور ہزاروں نعرۂ تکبیر بلند ہوئے۔ اور لوکل اخبارات نے یہاں تک لکھا کہ اس قسم کی تقریبات اکثر منائی جائیں تو ہندوستان کی (NOTIONAL INTIGERATY) یعنی قومی یکجہتی کے لئے موثر ثابت ہو سکتی ہیں۔ غیر از جماعت ہندو احباب نے اچھے جذبات سے جماعت احمدیہ کو خراج تحسین پیش کیا۔ جشن تشکر کی کامیاب تقریبات کے بعد دن بدن عام مسلمان جماعت احمدیہ سے نزدیکی

و پیار و محبت کے بدلے نفرتوں میں ترقی کرتے چلے گئے۔ اور ہر طرح سے ستانا اور ظلم ڈھانا ان کا شیوہ بن گیا تھا اور دن بدن مخالفت بڑھتی گئی۔ مگر شہید والد صاحب محترم کبھی پژمردہ نظر نہیں آئے تھے۔ اس شدید مخالفت کے دوران میں ایک احمدی عورت کا انتقال ہوا میت کے کفن و دفن کے سلسلہ میں بھاگ دوڑ شروع ہوئی۔ ہر طرف سے ہراس و پریشانی لاحق تھی۔ دشمن مسجد کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے تھے۔ اور لڑائی جھگڑے کے لئے پورے ساز و سامان سے لیس ہو کر جماعت احمدیہ کے احباب کا انتظار کر رہے تھے کہ جوں ہی یہ ڈولی لینے کو مسجد تیماپور میں احمدی احباب اندر آئیں تو ان پر حملہ کیا جائے۔ اس نازک وقت کو بھانپ کر پولیس اسٹیشن میں درخواست دی گئی اور دوسرے دن پولیس انسپکٹر کی سرکردگی میں جماعتی ذمہ دار احباب سے گفتگو کر کے جب مسجد کے احاطہ میں احمدی احباب داخل ہوئے تو غیر از جماعت عام مسلمانوں کی طرف سے ایک طوفان بے تمیزی امنڈ آیا۔ اور میرے والد محترم جو ہر لمحہ ہمیشہ جماعتی کاموں میں آگے ہی آگے رہتے تھے وقت کو غنیمت جان کر دشمنوں نے وار پر وار کیا ۶۰ سالہ میرے والد بزرگوار جو فدائی احمدیت تھے لکڑیوں اور پتھروں کا نشانہ بنائے گئے زخمی ہو کر احاطہ مسجد میں جام شہادت نوش فرمایا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ کی ناک سے خون کے فوارے بہہ رہے تھے تو آخری مرتبہ بھی کہہ رہے تھے میری فکر چھوڑ دو باقی مسجد میں احمدی احباب کو بچا لو

بیٹے تم بہادر ہو فکر نہ کرو۔ ظالموں کے ہاتھوں کو روکو دشمن گھروں پر پتھر برسا رہا ہے جاؤ عورتوں کی حفاظت کرو مجھے کچھ نہیں ہوا۔ یہی کہہ ہی رہے تھے کہ ذرا غنودگی سی چھا گئی اور ایک لمحہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس بلوا لیا۔

انا اللہ و انا الیہ راجعون

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اور اپنے پیچھے سوگوار بیوہ امی جان محترمہ اور چار بہنیں اور تین بھائیوں کو اس غم و پریشانی میں چھوڑ گئے۔ ان ہم بہنوں میں ایک بہن قابل شادی اور ہم تینوں بھائی بھی ابھی کم عمری میں ہیں۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ پر پورا وکامل بھروسہ ہے کہ مولا کریم ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔

ازدیاد ایمان کا ایک اور واقعہ پیش خدمت ہے کہ۔

میں نے جب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطوط کی فائل دیکھی تو میری نگاہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس چھٹی پر مرکوز ہو کر رہ گئی۔ جو ۱۸ ستمبر ۱۹۸۶ء کو ارسال فرمایا تھا اور میں حیران کو ششدر سا رہ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا رہا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے چھوٹے بھائی عزیزم بشارت احمد مسرور کے خط ۷/۸/۸۶ کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔

اللہ تعالیٰ تم کو اور تمہارے خاندان کو دونوں جہاں کی سعادت نصیب فرمائے غازی بنا کر زندہ رکھے اور شہادت کا مرتبہ عطا کرے۔ آپ کی نیک خواہشات اور مقاصد کو قبول فرمائے۔ اپنی رضاء کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آپ کے والدین بہن بھائیوں پر بہت بہت فضل فرمائے۔

محترم ناظر صاحب میرا بھائی بھی والد صاحب مرحوم کے ساتھ ساتھ ہی تھا اور اس نے بھی اس طوفان بے تمیزی کا خوب ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ جس پر Schizousua زخمی ہوا اور پولیس نے اپنی نگرانی میں ڈاکٹر لتاجہ ہسپتال سے نکال کر ڈسٹرکٹ ہسپتال گلبرگہ میں علاج کے لئے بھیج دیا اور پھر یہ افواہ پھیلی کہ میرا بھائی بشارت احمد گلبرگہ ہسپتال میں فوت ہوا ہے جب ہم نے پولیس سے صحیح رپورٹ چاہی تو وائرلیس کے ذریعہ معلوم ہوا کہ افواہ غلط ہے۔ اور پھر پولیس نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ گاؤں کی گلی کوچہ میں یہ اعلان کیا کہ بالکل افواہ غلط ہے اور بشارت احمد روبہ صحت ہو رہا ہے۔

تو میرا بھائی خلیفہ وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے بدولت غازی بن کر نکلا۔

آج سے تقریباً ۸۶ یا ۸۷ سال پہلے میری دادی محترمہ کی پیدائش پر حضرت مسیح موعود کے ایک صحابی محترم عجب شیر صاحب آف تیماپور جو نیک بزرگ صفت اور دعاگو انسان تھے نے فرمایا تھا۔ اور اس زور سے فرمایا تھا کہ چاند بی یعنی میری دادی محترمہ کے بطن سے ایک ایسی اولاد ہو گی۔ جس کا نام دور دور تک شہرت پائے گا مگر ایک زمانہ تک یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ اور آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی کی بات جو دور رس تھی پوری ہوئی۔ اس طرح میرے والد نے درجہ شہادت پا کر شہرت پائی اور میرے والد مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے شہادت کے لئے چن لیا

"یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمتگذار"

اس سے زیادہ کیا لکھوں اگر لکھنا چاہوں تو بحر بیکراں ہے جو تحریر کے کوزے میں سما نہیں سکتا دل مغموم بھی ہے اور آنکھیں اشکبار اور خوش بھی ہوں کہ والد محترم جام شہادت کے ذریعہ احمدیت کے لئے کام آئے اور فہرست یرب الکعبہ کے پاک زمرہ میں شامل ہو گئے اللہ تعالیٰ ہمیں انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں بھی ایسی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور امام وقت و خلفاء کرام کی کامل اطاعت کی اس رنگ میں توفیق عطا فرمائے کہ کوئی لمحہ بھی اطاعت سے خالی نہ ہو۔

آمین ثم آمین

خصوصی شکریہ و درخواست دعا

محترمہ شاکرہ شکور صاحبہ آف لندن نے ایک نیا کاروبار شروع کرنے پر شکرانہ کے طور پر اعانت بدر میں گرانقدر عطیہ ارسال فرمایا ہے۔

ادارہ بدر محترمہ موصوفہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جملہ قارئین بدر سے ان کے اس نئے کاروبار میں خیر و برکت اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

(مینیجر بدر)

اعلاناتِ نکاح اور تقاریب رخصتانہ

● مورخہ ۱۴ر اکتوبر کو کارپوریشن کمونیٹی حال مینگلور میں خاکسار سید وسیم احمد ابن سید منیر احمد صاحب شموگہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ گلناز بیگم بنت مکرم محمد عظیم صاحب مرحوم مینگلور سے مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور اسی روز رخصتانہ بھی عمل میں آیا۔

● مورخہ ۱۶ر اکتوبر کو نیشنل سکول گلبرگہ میں محترم حکیم محمد دین صاحب نائب ناظم وقف جدید قادیان نے محمد عبد اللہ استاد ابن مکرم عبد العزیز صاحب استاد کا نکاح بہمراہ عزیزہ رحمت المنیب بیگم بنت مکرم عبد الرحمٰن صاحب قریشی گلبرگہ سے مبلغ دس ہزار ایک سو پچاس روپے حق مہر پر پڑھا اور اسی روز رخصتانہ بھی عمل میں آیا۔

خوشی کے اس موقعہ پر محمد عبد اللہ استاد اور محمد یوسف صاحب قریشی نے مبلغ ایک سو روپے اعانت بدر میں ادا کر دئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ان رشتوں کے کامیاب ہونے اور خیر و برکت کے لئے جملہ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

خاکسار۔ محمد عمر تیماپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ شموگہ کرناٹک۔

اعلان نکاح مورخہ ۲۴ر ستمبر ۹۰ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم برادرم منظور احمد صاحب دانی ابن مکرم ظہور حسین صاحب دانی ساکن پروہ مدھیہ پردیش کا نکاح عزیزہ شمیم اختر بنت مکرم محمد فہیم صاحب ساکن اٹارسی مدھیہ پردیش کے ساتھ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں احباب سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ عبد الحفیظ ناصر ابن مکرم عبد العظیم صاحب درویش قادیان

قادیان دارالامان سے

مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع

امسال مورخہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار ۱۹۹۰ء کو مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کا تیرہواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا بارہواں سالانہ اجتماع نہایت شاندار طریق پر جماعتی روایات کے ساتھ منعقد ہو کر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ۔ اس اجتماع کی مختصر رپورٹ تحریر ہے۔

افتتاحی اجلاس ۱۹ اکتوبر

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ تشریف لائے۔ اور آپ کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا صدر محترم کے ساتھ ہی محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر سیکرٹری حدیقۃ المبشرین بھی رونق افروز ہوئے۔ سب سے پہلے مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ احمدیہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی ازاں بعد جوں ہی محترم صاحبزادہ صاحب نے پرچم کشائی کی سارا ماحول فلک شگاف اسلامی نعروں سے گونج اٹھا پرچم کشائی کے بعد بقیہ کارروائی شروع ہوئی۔ محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے جملہ حاضرین کی معیت میں خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا اور مکرم رفیق احمد صاحب مدراسی نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ چونکہ مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے لئے تاحال حضور انور ایدہ اللہ کا تازہ پیغام موصول نہیں ہوا تھا لہذا محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے ایدہ اللہ کے سالانہ اجتماع پر حضور انور کا گذشتہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی سالانہ رپورٹ کی کارگزاری بابت ماہ نومبر ۸۹ تا ستمبر ۹۰ پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ سنائے جانے کے بعد محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے "پاکستان میں اسیران راہ مولیٰ کے ایمان افروز حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ [illegible] کہا گیا ہے کم و بیش چھ سال پر مشتمل ہے پھر بھی بوڑھوں نوجوانوں اور بچوں کے حوصلے بلند ہیں کسی ایک کا حوصلہ بھی پست نہیں جیلوں میں بھی انہیں اصلاح و تربیت کے مواقع مل رہے ہیں۔ اور اُن کو ایسی تائیدات الٰہیہ مل رہی ہیں کہ جیلوں سے باہر کسی صورت میں بھی نہیں مل سکتیں چنانچہ ایک دن خدائی تقدیر نے یہ فیصلہ بھی کرا دیا کہ ۲۰۵۶ قیدیوں کی سزائے موت کو عمر قید میں بدل دیا گیا۔ اور پاکستان کی جیلوں میں کوئی موت کی سزا کا قیدی نہ رہا۔ چنانچہ اس فیصلہ نے ہمارے موت کے قیدیوں کی سزا کو بھی عمر قید میں بدل دیا۔ آنمحترم کا خطاب انتہائی روح پرور اور ایمان افروز تھا۔ آپ نے اس سلسلہ میں متعدد ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔ ازاں بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنا خطاب شروع کیا جس میں فرمایا کہ جو لوگ اپنے وجود کو نفع رساں بنا لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دیر تک قائم رکھتا ہے خدمت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ خدمت دین کے ساتھ ہی خدمت خلق لازم ہوتی ہے۔ کیونکہ مخلوق خدا کی خدمت دین کا لازمی حصہ ہے۔ اور خدمتیں مختلف معیار اور اقسام کی ہوتی ہیں بعض خدمتوں کے معاوضے ملتے ہیں اور طلب بھی کئے جاتے ہیں ایک خدمت ایسی ہوتی ہے جس کے بدلے میں کوئی مطالبہ و معاوضہ مقرر نہیں لیکن اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے ایسے اعمال کی توفیق دے جس میں تیری رضا ہو اگر اس کے نتیجے میں مجھے سزا بھی ملے تب بھی میں ان خدمتوں سے نہ ٹلوں گا۔ آنمحترم نے اپنی تقریر میں خدام کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ خدمتوں کے ان معیار کو حاصل کرو جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے مقرر فرمائے ہیں اور اجتماع کے [illegible] خادم کا خدمت دین کا [illegible] خدمت مخلوق کا معیار بلند سے بلند تر ہوتا جائے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے بعد ازاں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

افتتاحی اجلاس اطفال الاحمدیہ

مورخہ ۲۰ اکتوبر کو نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد اطفال الاحمدیہ کے بارہویں سالانہ اجتماع کی کارروائی زیر صدارت محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر شروع ہوئی۔ عزیز حافظ مخدوم شریف کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم محمد عارف صاحب منگلی نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ اور عزیز عبدالباری و مرزا سلطان احمد نے ترانہ پیش کر کے حاضرین کو محظوظ کیا ازاں بعد مکرم مولوی طاہر احمد صاحب چیمہ مہتمم اطفال نے اطفال الاحمدیہ بھارت کی سالانہ کارگذاری رپورٹ بابت ۹۰-۱۹۸۹ء پڑھ کر سنائی۔

صدر محترم نے اپنے خطاب میں اطفال کو نصائح سے نوازا اور اپنے تعلیمی و اخلاقی معیار کو مزید بلند کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بڑے ہی دلچسپ انداز سے اطفال کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔

علمی و ذہنی مقابلہ جات

اجتماع کے تینوں روز مختلف علمی و دینی مقابلہ جات ہوئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

مقابلہ تقاریر خدام معیار اول و دوم پیغام رسانی، کوئز، بیت بازی خدام پرچہ ذہانت، مقابلہ تقاریر فی البدیہہ خدام، مقابلہ نظم خوانی خدام، مقابلہ حسن قرأت خدام۔ حسن قرأت اطفال حزب الف۔ ب نظم خوانی اطفال، اذان، تقاریر اطفال حزب الف۔ ب مقابلہ بیت بازی اطفال۔

ورزشی مقابلہ جات

تینوں روز کے ورزشی مقابلہ جات کی تفصیل اس طرح ہے:- [illegible] مقابلہ ہیڈ منشن [illegible] دوڑ، لٹانہ غلیل۔ سائیکل ریس۔ پنجابی کبڈی۔ جیولن تھرو۔ لانگ جمپ۔ فٹ بال۔ والی بال دوڑ خدام ۲۰۰ میٹر۔ ہائی جمپ خدام۔ رسہ کشی خدام۔ کرکٹ خدام۔ جوڈو کراٹے اطفال۔ نیشنل کبڈی خدام۔

نمائندگان مجالس

امسال بھی باوجود نامساعد حالات کے حسب سابق ہندوستان کی متعدد مجالس سے نمائندگان تشریف لائے اور جہاں اجتماع کی رونق کا باعث ہوئے اس کی برکات و فیوض سے بھی متمتع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ اس اجتماع کے موقعہ پر درج ذیل مجالس کے ۳۷ نمائندگان نے شرکت کی۔ مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر شاہجہانپور کالیکٹ۔ پینگاڈی۔ کوڈیا تھور۔ مواٹ پڑہ۔ کروناگپلی۔ کالیکی۔ کلکتہ۔ مدراس۔ بھدرواہ۔ حیدرآباد۔ برہ پورہ۔ سکندرآباد۔ کرناٹک۔ امروہہ۔ چک امبر چیہ۔ باری پورہ۔ خانپور ملکی۔ کالابن لوہارکا۔ برائیول بمبئی۔ بیاور۔ پونہ۔ دہلی۔ [illegible] ڈائمنڈ ہاربر۔ کٹک۔ درہ [illegible]۔ اڑیان۔ قادیان۔

امسال درج ذیل مجالس خدام و اطفال کو اللہ تعالیٰ نے اس اعزاز سے نوازا کہ انہوں نے بھارت کی تمام مجالس میں اوّل، دوم، سوم پوزیشن حاصل کی اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔

مجالس خدام الاحمدیہ

قادیان	اوّل
یادگیر	دوم
کالیکٹ	سوم

اطفال الاحمدیہ

قادیان	اوّل
ہلدی پدا	دوم
اٹارسی	سوم

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس کی کارروائی ۲۱ اکتوبر کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی ساتھ تشریف فرما ہوئے۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا اور مکرم عبدالمنان

سالک صاحب یادگیر نے خوش الحانی سے نظم پڑھی، ازاں بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا پیغام جو حضور نے ازراہ شفقت سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ارسال فرمایا تھا اور اسی روز موصول ہوا پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب نے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعام تقسیم فرمائے۔ تقسیم انعام اور عزیز عطاء اللہ ناصر کی نظم خوانی کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے اجتماع کے موقعہ پر تعاون کرنے والے معاونین و منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا شکریہ صرف زبانی اور رسمی نہیں ہوتا بلکہ ہم ہر ایک کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر آپ نے خدام و اطفال کو حضور انور ایدہ اللہ سے ذاتی رابطہ قائم رکھنے اور امراء کی اطاعت کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

صدارتی خطاب

صدر محترم نے اجتماع کے کامیاب اختتام پذیر ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ اس اجتماع میں جس نے بھی شرکت کی اس نے امام جماعت کی آواز پر لبیک کہا کیونکہ اس اجتماع میں حضور کی اجازت و منظوری شامل ہو گئی تھی اور خدا تعالیٰ کی برکتیں اس کے تابع فرمودہ خلیفہ کی اطاعت میں ہیں اور جو خدا کے قائم کردہ خلیفہ کی اطاعت نہیں کرتے ان کو خطرناک نقصان اٹھانے پڑتے ہیں جیسے کہ جنگ احد میں ہوا۔ اس موقعہ پر میں آپ کو دینی غیرت کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں اور یہ کہ خدا تعالیٰ کی توحید قائم کرنے پر کمربستہ ہو جائیں۔ اے خدام احمدیت! آپ نے قربانیاں کرنی ہیں اور دنیا میں جتنی قربانیاں بھی کرنی پڑیں کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم دنیا میں بلند تر کر دیں۔ آخر پر آپ نے حضور انور کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے بیگم صاحبہ حضور انور کی صحت یابی کے لئے اسیرانِ راہِ مولیٰ کی جلد رہائی کے لئے دعاؤں کے اعلان کر کے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اسلامی فلک شگاف نعروں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ۔

مجلس شوریٰ

حسب پروگرام مورخہ ۱۴ر اکتوبر کو بعد نماز مغرب و عشاء اجتماع گاہ میں مجلس شوریٰ زیر صدارت محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ کا منظور کردہ دستور اساسی پیش کیا گیا اور تربیتی و تبلیغی موضوعات پر نمائندگان نے قیمتی و مفید مشورے دیئے نیز مجالس بھارت کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز ریکارڈ کی گئیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

اجتماع کے ایام میں نماز تہجد درس القرآن اجتماعی تلاوت اور بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دعا کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور بہتر نتائج برآمد فرمائے۔

عشرہ وصولی وقفِ جدید ۲۸ر نومبر تا ۷ر دسمبر ۱۹۹۰ء

امراء و صدر صاحبان، سیکرٹریان مال و وقفِ جدید اور ذیلی تنظیموں (لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ) کے عہدیداران سے ضروری گذارش۔

وقفِ جدید کے سال رواں کے ختم ہونے میں بہت کم وقت باقی ہے۔ لہٰذا وقفِ جدید کے چندوں کی وصولی کے لئے ۲۸ر نومبر تا ۷ر دسمبر ۹۰ء عشرہ وصولی وقفِ جدید منایا جا رہا ہے اس عشرہ کے دوران درج ذیل امور خاص طور پر پیش نظر رکھے جائیں۔

● ایسے احباب جنہوں نے وقفِ جدید کے وعدے کئے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک کی جائے۔

● ایسے احباب جن کی طرف سے نہ تو وعدہ ہے اور نہ کوئی ادائیگی ہوئی ہے ان سے حسبِ استطاعت وصولی کی جائے۔

● مجلسِ مشاورت ۱۹۸۸ء کے فیصلہ کے مطابق امسال معاونین خصوصی کی تعداد میں معتدبہ اضافہ کیا جائے (صفِ اوّل ۱۰۰۰ روپے یا اس سے زائد۔ صفِ دوم پانچ صد سے ۱۰۰۰ روپے سے کم)

● تمام بچے اور بچیاں وقفِ جدید کے دفتر اطفال میں شامل ہوں جن بچوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ یکصد روپے یا اس سے زیادہ ادا کر کے ننھے مجاہدین اور ننھی مجاہدات کی صفوں میں شمولیت فرمائیں۔

● یہ تسلی کر لیں کہ ہر جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے مرد اور عورتیں تمام کے تمام خدا تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں۔

● تعلیم و تربیت کے علاوہ وقفِ جدید کا ایک اہم کام خدمت خلق بھی ہے جس کے لئے "خدمت خلق" اور "عطایا وقفِ جدید" کے نام سے دو علیحدہ مدات قائم ہیں۔ احباب ان مدات میں بھی حسبِ توفیق ضرور شمولیت فرمائیں۔

● کوشش فرمائیں کہ آپ کی جماعت وقفِ جدید کی ہر مد میں گذشتہ سال کی نسبت نمایاں اضافہ کے ساتھ قربانی پیش کرے۔

آخری اور ضروری گذارش یہ ہے کہ احبابِ جماعت کو دعاؤں کی تحریک فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ وقفِ جدید کے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ اپنے فضل سے اس کا مالی سال برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور اس کے مالی جہاد میں شامل ہونے والوں کی قربانیاں قبول فرماتے ہوئے انہیں اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ بھارت

عشرہ وصولی کے بعد براہِ مہربانی گوشوارہ کے مطابق اپنی رپورٹ دفتر کو ارسال فرمائیں۔

ضروری نوٹ:۔ رپورٹ فارم بذریعہ سرکلر عہدیداران کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔

درخواست ہائے دعا

★۔ خاکسار کی خوشدامن اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب مرزا ہی کے گردے میں پتھری تھی قبل ازیں آپریشن بھی ہو چکا ہے اب تکلیف دوبارہ عود کر آئی ہے جس کی وجہ سے شدید درد ہوتی ہے۔ علاج جاری ہے۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الرحمٰن خالد قادیان)

★۔ مکرم عبد الرحیم یونس صاحب دار الضیافت ربوہ ایک کار کے حادثہ میں متاثر ہوئے ہیں۔ دائیں بازو کے کندھے اور ہنسلی کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہ کر دار الضیافت واپس آ گئے ہیں۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

★۔ جناب مکرم حاجی جمال الدین صاحب ساگر درد گردہ میں مبتلا ہیں ہسپتال میں زیر علاج رہ کر گھر تشریف لے آئے ہیں پہلے سے افاقہ ہے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (نعیم احمد شریف متعلم مدرسہ احمدیہ)

★۔ عزیز حبیب الرحمٰن خان متعلم مدرسہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ بیمار رہتی ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے اور والد صاحب، بھائی بہنوں اور ۲ بھتیجی کی دینی و دنیاوی ترقیات اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

★۔ اہلیہ مکرم میر احمد صادق صاحب حیدرآباد کے دماغ میں رسولی کا حال ہی میں بڑا Delicate آپریشن ہوا ہے۔ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی اور آپریشن کے ہر برے اثر سے محفوظ رہنے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

بدر کی اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

لائبریری دارالتبلیغ دہلی

دارالتبلیغ دہلی کے لئے ایک جامع لائبریری بنانے کے لئے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ انشاء اللہ بتدریج اس لائبریری کو مفید تر بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ اس کی بہتری کے لئے احباب مشورہ بھی دیں نیز مختلف مذہبی۔ ادبی اور مختلف علوم و فنون سے متعلق کتب اور جماعت احمدیہ کے علم کلام میں کام آنے والی حوالہ جات کی کتب بطور صدقہ جاریہ تحفۃً اس لائبریری کے لئے عنایت فرمادیں۔ اگر کوئی نایاب کتاب قیمتاً بھی دینا چاہتے ہوں تو اس کی تفصیل سے نظارت ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمادیں۔

تحفۃً پیش کی جانے والی کتب جلسہ سالانہ قادیان پر دستی لیتے آویں یا بھجوادیں تو یہاں سے دہلی منتقل کردی جائیں گی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان میں دوسری مجلس مشاورت بھارت
۲۹ دسمبر ۱۹۹۰ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کی دوسری مجلس مشاورت، جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد اگلے روز ۲۹ دسمبر کو منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اُمراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ اِس مشاورت کے لئے حسب قواعد نمائندگان کا انتخاب کروا کے بھجوائیں۔ اور ایجنڈا کے لئے تجاویز بھی اپنی جماعتوں سے مشورہ کے بعد ارسال فرمادیں۔

نمائندگان کے نام اور تجاویز ۵ دسمبر تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

نوٹ:-

انتخاب نمائندگان کے قواعد کا سرکلر تمام جماعتوں کو بھجوایا جاچکا ہے۔

سیکرٹری مجلس مشاورت بھارت

جائے نماز برائے مرکزی مساجد

قادیان میں مرکزی مساجد، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ کے لئے دریوں (جائے نماز) کی کمی واقع ہوگئی ہے۔ ایک دری برائے جائے نماز 3¾ × 25 سائز کی ایک ہزار روپے میں تیار ہوتی ہے۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخیّر احباب سے اِس غرض کے لئے دو لاکھ روپے کے عطایا وصول کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ حضور انور کے ارشادِ مبارک پر میں مخیّر احباب سے بالخصوص اِس کارِ خیر میں عطایا پیش کرنے کی تحریک کرتا ہوں۔ بعض احباب نے حصہ لیا ہے۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

دفتر محاسب میں اس غرض کے لئے ایک امانت "دری مساجد" کے نام سے کھول دی گئی ہے۔ احباب اِس مد میں رقم ارسال فرما کر خاکسار کو مطلع فرماویں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار
مرزا وسیم احمد
ناظرِ اعلیٰ قادیان

تحریک وقفِ نَو کے متعلق ضروری وضاحت

از محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

تحریک وقفِ نَو کی مقررہ مدت ختم ہونے میں تقریباً پانچ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے آئندہ پروگرام اور لائحہ عمل کے لئے شعبہ وقفِ نَو کی طرف سے ایک درخواست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں ہدایات و راہنمائی کے لئے پیش کی گئی تھی۔ جس پر حضور انور نے مندرجہ ذیل اہم فیصلہ فرمایا ہے:-

(۱)- چونکہ ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء کو تحریک وقفِ نَو کی مقررہ مدت ختم ہو رہی ہے۔ اِس لئے اس کے ساتھ ہی تحریک وقفِ نَو میں شمولیت ختم ہو جائے گی۔

(۲)- ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد بچوں کا وقف حسب سابق وقفِ اولاد کے تحت جاری رہے گا۔

(۳)- ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد صرف وہ بچے تحریک وقفِ نَو میں شامل ہوسکیں گے

(i)- جن کے والدین نے اپنی متوقع اولاد کو وقف کرنے کی درخواست باقاعدہ تحریری طور پر ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل بھجوادی ہوگی۔ ان کے بچے جب بھی پیدا ہوں گے اِس تحریک میں شامل ہوسکیں گے۔

(ii)- یا جن کے والدین نے ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء سے قبل باقاعدہ تحریری طور پر وعدہ کیا ہو کہ آئندہ بچہ/بچی کو وقف کریں۔ ایسے احباب کو جب بھی خدا تعالیٰ اولاد عطا فرمائے گا وہ وقفِ نَو میں شامل ہوسکیں گے۔

(۴)- وہ احباب جن کے اس چار سال کے عرصہ (۳ر اپریل ۱۹۸۷ء تا ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء) میں بچے پیدا ہوئے ہیں مگر انہوں نے وقف کے لئے درخواست نہیں بھجوائی اور ۳ر اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد اس عرصہ میں پیدا شدہ بچوں کو وقف کرنا چاہیں گے وہ وقفِ نَو میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقفِ نَو کے متعلق مندرجہ بالا ہدایات کے علاوہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے چند اور بھی ہدایات ہیں جو ذیل میں درج کی جا رہی ہیں:-

۱- ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء سے قبل کے بچوں کی درخواستیں وقفِ اولاد کے تحت براہ راست وکیل التبشیر تحریک جدید قادیان کو بھجوائی جائیں۔ کیونکہ وقفِ نَو میں وہ بچے شامل کئے جارہے ہیں جو ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔

۲- جو احباب وقفِ نَو میں شمولیت کے لئے حضور انور کی خدمتِ اقدس میں خط تحریر کریں وہ بچے کا نام۔ بچے کے والد/والدہ کا نام اور دادا کا نام اور پورا پتہ ضرور تحریر کریں۔ اِس تعلق سے فارم وقفِ نَو دفتر تحریک جدید قادیان سے حاصل کرلیں۔

۳- جن احباب کو وقفِ نَو کے فارم بھجوائے گئے ہیں وہ جلد از جلد ان فارموں کو پُر کر کے واپس بھجوائیں۔ کیونکہ ان کی وجہ سے ریکارڈ کی تیاری کا کام مکمل نہیں ہو رہا۔

۴- جو احباب اپنے وقف شدہ بچوں کی تصاویر حضور انور کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں وہ تصویر کی پشت پر بچے کا نام اور والد کا نام اور پتہ اور اگر حوالہ وقفِ نَو معلوم ہو تو ضرور درج کیا کریں۔ تاکہ شعبہ وقفِ نَو کو معلوم ہوسکے کہ کس کی تصویر ہے۔

درخواستِ دُعا

(۱)- محترم سید شہاب احمد صاحب آف بمبئی مع اہل و عیال و والدہ محترمہ اور بہن بھائیوں کی رُوحانی جسمانی ترقیات اور کاروبار میں برکت کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

(۲)- محترم سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ سلسلہ، سونگھڑہ میں زیادہ علیل ہیں۔ موصوف کی صحتِ کاملہ اور خدمتِ سلسلہ کی مزید توفیق پانے اور انجام بخیر ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ
وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج!
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

ترجمہ: تجھے دور دراز راہوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے۔ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

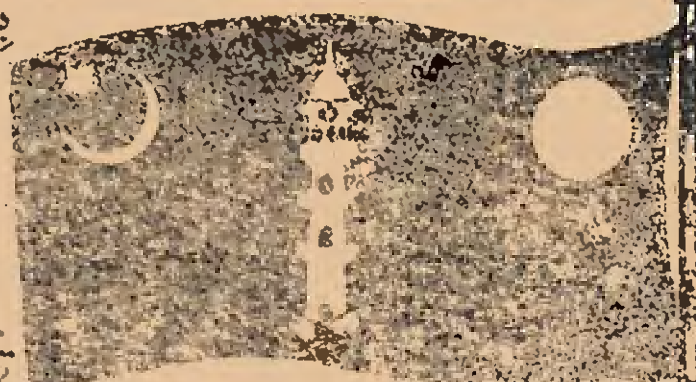

قادیان دار الامان میں جماعت احمدیہ کا ننانوے واں عظیم الشان

جلسہ سالانہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:
”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔“
(الوصیت)

بتاریخ 26، 27، 28 دسمبر 1990ء
26، 27، 28 فتح 1369 ہش بروز: بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ

مقامِ اجتماع: محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب

تحقیقِ حق اور تعلیمِ اسلام و صداقتِ احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ!

پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر

حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی اور علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے علماء کرام خطاب فرمائیں گے!!

۱۔ ہستی باری تعالیٰ (عبادت اور خدا تعالیٰ کا ظہور اس کی ہستی کا ثبوت)
۲۔ سیرت سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (دیگر مذاہب کے پیروؤں سے عدل اور حسن و احسان کا سلوک)
۳۔ فضائل قرآن مجید۔
۴۔ سیرت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مذہبی دنیا میں امن کے پیامبر)
۵۔ احمدیت کی دوسری صدی کی ابتداء میں پہلی صدی کی قربانیوں کے شیریں ثمرات۔
۶۔ وفاتِ مسیح علیہ السلام۔
۷۔ فیضانِ خاتم النبیین (ختم نبوت کے معنی اختتام نعمت ہیں یا فیضانِ نعمت)
۸۔ خلافت (قدرتِ ثانیہ - خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کی مختصر تاریخ)
۹۔ اعجازِ مسیح اور انفاق فی سبیل اللہ (جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں)
۱۰۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئیاں۔
۱۱۔ بد رسومات کے خلاف جماعت احمدیہ کا جہاد (پنجابی تقریر)
۱۲۔ اسلام کی ہمہ گیر تعلیم (اتحاد بین المذاہب، پیشوایانِ مذاہب کا احترام اور امنِ عالم) (انگریزی تقریر)
۱۳۔ بھارت میں دوران سال جماعت احمدیہ کی مساعی اور اللہ تعالیٰ کے افضال کا نزول۔

نوٹ

(۱)۔ بیرونِ ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے۔
(۲)۔ جلسہ کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔
(۳)۔ ہمارا جلسہ خالص روحانی اور مذہبی جلسہ ہے۔ اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔
(۴)۔ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
(۵)۔ مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سنایا جائے گا۔ البتہ درمیانی دن مستورات کا اپنا الگ پروگرام ہوگا۔

الداعی: ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب (بھارت)